عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY — KHATM-E-NUBUWWAT — KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۵ | یکم تا ۸/ ربیع الثانی ۱۴۲۷ھ مطابق یکم تا ۸/ مئی ۲۰۰۶ء | شمارہ: ۱۷

جھوٹی شہادتوں کی شرعی حیثیت

قادیانی سازش کا ڈراپ سین

آزادیٔ اظہار کا مفہوم؟

یورپ کی رجعت پسندی و تنگ نظری

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ

آپ کے مسائل

کافر، زندیق اور مرتد کا باہمی فرق:

س:۱:...... کافر اور مرتد میں کیا فرق ہے؟

۲:...... جو لوگ کسی جھوٹے مدعی نبوت کو مانتے ہوں، وہ کافر کہلائیں گے یا مرتد؟

۳:...... اسلام میں مرتد کی کیا سزا ہے؟ اور کافر کی کیا سزا ہے؟

ج:۱:...... جو لوگ اسلام کو مانتے ہی نہیں وہ تو کافر اصلی کہلاتے ہیں، جو لوگ دین اسلام کو قبول کرنے کے بعد اس سے برگشتہ ہو جائیں وہ "مرتد" کہلاتے ہیں، اور جو لوگ دعویٰ اسلام کا کریں لیکن عقائد کفریہ رکھتے ہوں اور قرآن و حدیث کے نصوص میں تحریف کر کے انہیں اپنے عقائد کفریہ پر فٹ کرنے کی کوشش کریں، انہیں "زندیق" کہا جاتا ہے، اور جیسا کہ آگے معلوم ہوگا، ان کا حکم بھی "مرتدین" کا ہے بلکہ ان سے بھی سخت۔

۲:...... ختم نبوت اسلام کا قطعی اور اٹل عقیدہ ہے، اس لئے جو لوگ دعویٰ اسلام کے باوجود کسی جھوٹے مدعی نبوت کو مانتے ہیں اور قرآن و سنت کے نصوص کو اس جھوٹے مدعی پر چسپاں کرتے ہیں وہ مرتد اور زندیق ہیں۔

۳:...... مرتد کا حکم یہ ہے کہ اس کو تین دن کی مہلت دی جائے اور اس کے شبہات دور کرنے کی کوشش کی جائے، اگر ان تین دنوں میں وہ اپنے ارتداد سے توبہ کر کے پکا سچا مسلمان بن کر رہنے کا عہد کرے تو اس کی توبہ قبول کی جائے اور اسے رہا کر دیا جائے، لیکن اگر وہ توبہ نہ کرے تو اسلام سے بغاوت کے جرم میں اسے قتل کر دیا جائے، جمہور ائمہ کے نزدیک مرتد خواہ مرد ہو یا عورت دونوں کا ایک ہی حکم ہے، البتہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک مرتد عورت اگر توبہ نہ کرے تو اسے سزائے موت کے بجائے حبس دوام کی سزا دی جائے۔

زندیق بھی مرتد کی طرح واجب القتل ہے، لیکن اگر وہ توبہ کرے تو اس کی جان بخشی کی جائے گی یا نہیں؟ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر وہ توبہ کر لے تو قتل نہیں کیا جائے گا، امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ اس کی توبہ کا کوئی اعتبار نہیں وہ بہر حال واجب القتل ہے، امام احمدؒ سے دونوں روایتیں منقول ہیں، ایک یہ کہ اگر وہ توبہ کر لے تو قتل نہیں کیا جائے گا، اور دوسری روایت یہ ہے کہ زندیق کی سزا بہر صورت قتل ہے خواہ توبہ کا اظہار بھی کرے۔ حنفیہ کا مختار مذہب یہ ہے کہ اگر وہ گرفتاری سے پہلے از خود توبہ کر لے تو اس کی توبہ قبول کی جائے اور سزائے قتل معاف ہو جائے گی، لیکن گرفتاری کے بعد اس کی توبہ کا اعتبار نہیں۔ اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ زندیق، مرتد سے بدتر ہے، کیونکہ مرتد کی توبہ بالاتفاق قبول ہے، لیکن زندیق کی توبہ کے قبول ہونے پر اختلاف ہے۔

ضروریات دین کا منکر کافر ہے:

س:...... ہمارے علاقے میں ابھی کچھ دن پہلے ایک جماعت آئی تھی، جو صرف فجر، عصر، عشاء کی نماز ادا کرتی تھی، معلومات کرنے پر پتا چلا کہ وہ لوگ صرف انہی نمازوں کو ادا کرتے ہیں جن کا نام قرآن پاک میں موجود ہے، پوچھنا یہ ہے کہ یہ کون سا فرقہ ہے جو صرف قرآن پاک کی بات مانتا ہے؟

ج:...... حدیث کے نہ ماننے والوں کا لقب تو منکرین حدیث ہے، باقی نماز پنجگانہ بھی اسی طرح متواتر ہیں، جس طرح قرآن متواتر ہے، جو شخص پانچ نمازوں کا منکر ہے وہ قرآن کریم کا بھی منکر ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دین اسلام کا بھی منکر ہے، ایسے تمام دینی امور جن کا ثبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قطعی تواتر کے ساتھ ثابت ہے، اور جن کا دین محمدی میں داخل ہونا ہر خاص و عام کو معلوم ہے، ان کو "ضروریات دین" کہا جاتا ہے، ان تمام امور کو بغیر تاویل کے ماننا شرط اسلام ہے، ان میں سے کسی ایک کا انکار کرنا یا اس میں تاویل کرنا کفر ہے، اس لئے جو فرقہ صرف تین نمازوں کا قائل ہے، پانچ نمازوں کو نہیں مانتا وہ اسلام سے خارج ہے۔

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد: ۲۵ شمارہ: ۱۷ یکم تا ۸/ ربیع الثانی ۱۴۲۷ھ مطابق یکم تا ۸/ مئی ۲۰۰۶ء

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
حضرت مولانا سید نفیس الحسینی صاحب دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

مجلس ادارت

- مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
- مولانا سعید احمد جلالپوری
- علامہ احمد میاں حمادی
- صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
- صاحبزادہ طارق محمود
- مولانا بشیر احمد
- مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
- مولانا قاضی احسان احمد

سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
کمپوزنگ: محمد فیصل عرفان
قانونی مشیر: حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ

اس شمارے میں

قادیانی سازش کا ڈراپ سین	مولانا سعید احمد جلال پوری	۴
یورپ کی رجعت پسندی و تنگ نظری	مولانا محمد واضح رشید ندوی	۱۱
جھوٹی شہادتوں کی شرعی حیثیت	مولانا ابو عمران حقانی	۱۴
آزادی اظہار کا مفہوم	پروفیسر انوار الحق انصاری	۲۰
شان رسالتؐ میں گستاخی اور امت مسلمہ کا موقف	علامہ ڈاکٹر یوسف القرضاوی	۲۳

زر تعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر۔
یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر۔ سعودی عرب، متحدہ عرب امارات،
بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر
زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۷ روپے۔ ششماہی: ۱۷۵ روپے۔ سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت۔ اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور
اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road.Karachi.
Ph: 2780337 Fax: 2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road, Multan
Ph: 4583486-4514122 Fax: 4542277

لندن آفس:
35,Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.k.
Ph: 0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہد حسین مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

مولانا سعید احمد جلال پوری

توہین آمیز خاکے

قادیانی سازش کا ڈراپ سین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ!

گزشتہ کئی ماہ سے مغرب اور مغربی ممالک' خصوصاً ڈنمارک کے ایک اخبار کی جانب سے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین وتنقیص پر مبنی کارٹون کی اشاعت کی وجہ سے امت مسلمہ اور دنیا بھر کے مسلمان آتش زیرپا اور سراپا احتجاج ہیں کہ مغرب اور اقوام متحدہ ان انسان نما درندوں کے گلے میں پٹہ ڈالے اور ان کی بے باک زبانی کو لگام دے' ورنہ مسلمان اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وحرمت کا بدلہ خود چکانے پر مجبور ہوں گے۔

بلاشبہ امت مسلمہ جواب تک مختلف جماعتوں' پارٹیوں اور ملکوں میں بٹی ہوئی تھی یا اختلاف دیار' رنگ وزبان کے اختلاف یا تمدن ومعاشرت کے اعتبار سے ایک دوسرے سے کسی قدر بعید محسوس ہوتی تھی' مغرب کی اس دریدہ دہنی کی نفرت اور ناموس رسالت کے تحفظ کے نقطہ اتحاد پر متحد ہوگئی ہے۔

اب تک یہی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ مغرب' مغربی اخبارات یا ڈنمارک کے گستاخ آرٹسٹ کو یہ جرأت ہوئی تو کیسے اور کیونکر؟ اور اس کے پس پردہ کیا عوامل اور اسباب وعلل ہیں؟

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے روزنامہ جنگ لندن کے نمائندہ جناب ڈاکٹر جاوید کنول کو' جنہوں نے روزنامہ جنگ لندن میں اپنے حوالہ سے ایک خبر کی اشاعت سے اس حقیقت کا اظہار فرمایا اور بتلایا کہ بلاشبہ ڈنمارک کا بدنام زمانہ آرٹسٹ اسلام دشمن اور عیسائیت اور صلیب کا پجاری ہے' مگر اس کو اس گھناؤنے جرم پر اکسانے یا اس کو اس گستاخی کرنے کی طرف متوجہ کرنے والے وہی مار آستین ہیں' جو گزشتہ ایک سو سال سے زیادہ عرصہ سے امت مسلمہ کے جذبات سے کھیلتے آرہے ہیں' یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے ہمیشہ سے انگریز کی چھتری اور انگریزی اقتدار کے سایہ میں رہ کر ختم نبوت پر شب خون مارنے اور حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کی عزت وناموس کو تارتار کرنے کی ناپاک کوششیں کیں اور امت مسلمہ کو نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے کاٹ کر ایک مخبوط الحواس شخص مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھ جوڑنے کی سعی کی۔ بلاشبہ یہ اپنی جگہ بہت بڑا انکشاف اور اظہار حقیقت کا بہت بڑا کارنامہ تھا۔ چنانچہ اس خبر کی سب سے پہلی اشاعت روزنامہ جنگ لندن میں ۲/ مارچ ۲۰۰۶ء کو ہوئی' اس کے بعد پاکستان کے دوسرے کئی ایک معاصر اخبارات نے بھی اسے شائع کیا' مناسب معلوم ہوتا ہے کہ روزنامہ جنگ لندن کی اس خبر کا متن یہاں درج کردیا جائے' جو یہ ہے:

> "کوپن ہیگن (رپورٹ: ڈاکٹر جاوید کنول) ڈنمارک میں خفیہ ادارے کے ایک ذمہ دار آفیسر نے اپنا نام اور عہدہ صیغہ راز میں رکھنے کی شرط پر کارٹون ایشو پر گفتگو کرتے ہوئے جنگ کو بتایا کہ ستمبر ۲۰۰۵ء میں احمدیوں کا سالانہ جلسہ ڈنمارک میں ہوا' جس میں احمدیوں

کے مرکزی ذمہ داران نے شرکت کی۔ اس موقع پر قادیانیوں کے ایک وفد نے ڈینش وزیر سے ملاقات کے دوران جہاد کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے انہیں بتایا کہ وہی اسلام کی حقیقی تعلیمات کے علمبردار ہیں اور ان کے نبی مرزا غلام احمد قادیانی (نعوذ باللہ من ذالک) نے جہاد کو منسوخ قرار دے دیا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اسلامی احکامات تبدیل کر دیے ہیں' اس لئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور ان کا عہد ختم ہو چکا ہے (نعوذ باللہ من ذالک)۔ ان کی اس یقین دہانی پر کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار صرف سعودی عرب تک محدود ہیں' ۳۰/ستمبر کو ڈینش اخبار نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بارہ کارٹون شائع کئے' جن کا مرکزی نکتہ فلسفۂ جہاد پر حملہ کرنا تھا۔ اعلیٰ ڈینش افسر نے کہا کہ ہمیں جنوری کے آغاز تک اس بات کا یقین تھا کہ احمدیوں کا دعویٰ سچا تھا' کیونکہ جنوری تک سوائے سعودی عرب کے کسی اسلامی ملک نے ہم سے باقاعدہ احتجاج نہیں کیا تھا۔ او آئی سی کی خاموشی ہمارے یقین کو پختہ کر رہی تھی۔ اس ذمہ دار آفیسر نے اس نمائندے کو اس ملاقات کی ویڈیو ٹیپ بھی سنائی' جس میں ڈینش' اردو اور انگریزی زبان میں گفتگو ریکارڈ تھی۔ دریں اثنا جنگ کے ایک سروے میں' جس میں تین دنوں کے اندر ۱۵۰۰ ڈینش لوگوں کے خیالات معلوم کیے گئے' یہ بات سامنے آئی کہ ۹۰ فیصد ڈینش لوگوں کے خیال میں ڈنمارک کے اخبار نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کارٹون شائع کر کے غیر ذمہ داری کا ثبوت دیا ہے۔ ۷۴ فی صد لوگوں کے مطابق اس مسئلہ کا حل صرف یہ ہے کہ اہل اسلام ڈینش حکومت اور متعلقہ اخبار کی معذرت قبول کر لیں۔ جن لوگوں کو اظہار خیال کی دعوت دی گئی تھی' ان میں کاروباری افراد' طالب علم' سیاسی کارکنان' اخبار نویس' ٹیکسی ڈرائیور اور ملازمت پیشہ افراد شامل تھے۔ لوگوں کی اکثریت از خود یہ نکتہ سامنے لے کر آئی کہ چند ماہ قبل جب جوتے بنانے والی ایک فرم نے اپنے جوتوں پر حضرت عیسیٰ ؑ کی تصویر شائع کی تو ڈینش حکومت نے ان جوتوں کی فروخت پر پابندی عائد کر کے فرم کو بند کر دیا۔ اگر حضرت عیسیٰ ؑ کی تصویر پر یہ کارروائی ہو سکتی ہے تو پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کارٹون شائع کرنے پر متعلقہ اخبار کے خلاف کارروائی کیوں ممکن نہیں ہے؟ علاوہ ازیں ڈینش ٹیچرز یونین نے اپنے ایک اجلاس میں اتفاق رائے سے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ عیسائیت کے ساتھ اسلام کو بھی لازمی مذہبی تعلیم قرار دیا جائے تاکہ مستقبل کے ورثاء' اسلام اور عیسائیت کا موازنہ کر سکیں۔ اس قرارداد کے مطابق دنیا کو جنگ کے شعلوں سے بچانے اور اسے امن کا گہوارہ بنانے کے لئے ضروری ہے کہ نئی نسل کو اسلام کی تعلیمات سے آگاہ کیا جائے۔'' (روزنامہ جنگ لندن ۲/مارچ ۲۰۰۶ء)

اس خبر کی اشاعت سے قادیانی ایوان اور قصر خلافت میں بھونچال اور زلزلہ برپا ہو گیا' تو مرزائی امت کے موجودہ سربراہ مرزا مسرور احمد نے اس خبر کو موضوع بنا کر اپنے خطبہ جمعہ میں روزنامہ جنگ لندن اور اس کے نمائندہ جناب ڈاکٹر جاوید کنول کو خوب کوسا اور اپنے تئیں یہ باور کرانے کی کوشش کہ یہ خبر سراسر جھوٹ اور افتراء ہے' اور اس سے دنیا بھر میں ہماری بدنامی ہوئی ہے۔ موصوف نے اپنے آباؤ اجداد کی روش پر اپنے اوپر خوب لعنتیں برسائیں اور کھسیانی بلی کھمبا نوچے کے مصداق روزنامہ جنگ لندن کو نوٹس بھیجا کہ اس خبر سے ہماری ساکھ اور شہرت کو نقصان پہنچا ہے' اس پر معذرت شائع کی جائے' ورنہ ہم ہرجانہ کا دعویٰ کریں گے۔ قادیانی امت کے وکلاء نے اس موقع پر روزنامہ جنگ لندن کو جو نوٹس جاری کیا' قابل اعتماد ذرائع کے مطابق اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:

''ہم احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن یو۔ کے۔ اور اندرون و بیرون ملک میں احمدیہ مسلم کمیونٹی کے ۹ معروف ممبران کی جانب سے کام کرتے ہیں' جن میں یو۔ کے۔ ایسوسی ایشن کے صدر' سویڈش صدر اور سویڈن میں کنونشن برائے ۲۰۰۵ء کے مندوبین شامل ہیں۔

ہمارے موکل نے ڈاکٹر جاوید کنول کے ایک مضمون کے حوالے سے' جو روزنامہ جنگ کی ۲/مارچ ۲۰۰۶ء کی اشاعت میں شائع ہوا' ہمیں ہدایت کی ہے' جس کی ایک نقل اردو اور اس کے انگریزی ترجمہ کے ہمراہ ساتھ منسلک ہے۔

اس مضمون میں الزام عائد کیا گیا ہے کہ احمدیہ مسلمانوں کا ایک وفد ڈینش حکومت کے وزیر سے بدنام زمانہ کارٹونوں کی ڈنمارک کے ایک اخبار میں اشاعت سے قبل ملا اور یہ کہ وہ کارٹونوں کی اشاعت کے براہ راست ذمہ دار ہیں بوجہ وزیر کو اس یقین دہانی کے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور آپ کا دور ختم ہو چکا (نعوذ باللہ) اور یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار سعودی عرب تک محدود ہیں۔

روزنامہ جنگ کے قارئین ان الزامات سے ہمارے موکل کے حوالے سے یہ سمجھیں گے کہ میرے موکل نے احمدیہ مسلم کیمونٹی کے ذمہ دار ممبران کی حیثیت سے ایسے حساس مسئلہ یعنی کہ مبینہ وفد کی ڈینش حکومت کے وزیر سے ملاقات کا انتظام وانصرام کیا۔

یہ الزامات' جن کا ہم نے حوالہ دیا ہے' اس شدید اور پُرتشدد عالمی اشتعال اور احتجاج کے درمیان شائع ہوئے' جو بدنام زمانہ کارٹونوں کی اشاعت سے پیدا ہوا' اور یہ الزامات دانستہ اور جان بوجھ کر عائد کئے گئے تھے' تاکہ تمام مسلمانوں کو شدید ٹھیس پہنچائی جائے اور یہ کہ احمدیہ مسلم کیمونٹی کے خلاف' بالخصوص میرے موکل کے خلاف اشتعال دلایا جائے اور خطرناک دشمنی پیدا کی جائے۔

یہ الزامات شدید ترین ہتک عزت ہیں' درحقیقت یہ کہنا مبالغہ نہیں کہ اب تک شائع ہونے والی یہ سب سے بڑی' اشتعال انگیز ہتک عزت ہے' اور یہ دانستہ ہے تاکہ امن وامان کا مسئلہ پیدا کیا جائے' جو ایک ایسا مسئلہ ہے جس سے قانون نے ہمیشہ انتہائی اہمیت سے نمٹا ہے۔ رفع شبہ کے لئے مضمون کا ہتک آمیز مفہوم یہ ہے کہ:

۱:...... ایک خفیہ میٹنگ میں مسلمانوں کے حقیقی عقائد کے حوالے سے ہمارے موکل نے ڈنمارک کی انتظامیہ کو جان بوجھ کر دھوکا دیا۔

۲:...... ہمارے موکل نے کارٹونوں کی اشاعت کروائی جو کہ مسلمانوں کے لئے شدید اشتعال انگیز تھے اور یوں وہ اس کے نتیجہ میں دنیا بھر میں ہونے والے پُرتشدد احتجاج کے مجرمانہ طور پر ذمہ دار ہیں۔

۳:...... ہمارے موکل جو کہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اچھے مسلمان اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار ہیں' فریبی اور منافق ہیں' کیونکہ وہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور آپ کا دور اب ختم ہو چکا۔

یہ الزامات مکمل طور پر خود تراشیدہ ہیں' جیسا کہ روزنامہ جنگ واضح طور پر جانتا ہے یا اسے جان لینا چاہئے تھا۔ بدنام زمانہ کارٹونوں کی اشاعت سے قبل ڈینش وزیر سے کوئی وفد نہیں ملا' جیسا کہ آپ نے الزام عائد کیا ہے' اور آپ بلا کسی شک وشبہ کے جانتے ہیں کہ جو عقائد آپ نے ہمارے موکل کی طرف منسوب کئے ہیں' وہ توہین آمیز ہیں۔

درحقیقت ہمارے موکل ایک ڈینش وزیر سے سویڈن میں ایک کھلے عام استقبالیہ میں ملے ہیں' جس کی فلم بندی کی گئی' البتہ جس گفتگو کا آپ نے الزام عائد کیا ہے' وہ وقوع پذیر نہیں ہوئی۔ مزید براں ہمارے موکل ڈینش انتظامیہ سے کارٹونوں کی اشاعت کے بعد ملے' جس کا مقصد انہیں انتہائی اشتعال انگیز مواد کی اشاعت پر معافی مانگنے پر آمادہ کرنا تھا۔

آپ نے دعویٰ کیا ہے کہ آپ کے نمائندہ کو ایک ڈینش انٹیلی جنس افسر نے مبینہ میٹنگ کی ایک ویڈیو ٹیپ دکھائی ہے۔ یہ مکمل طور پر حماقت انگیز اختراع ہے۔ ہم آپ کو چیلنج کرتے ہیں کہ اگر آپ اس جھوٹ پر قائم ہیں کہ: یہ ایک حقیقت ہے' تو یہ ویڈیو پیش کریں۔

یہ کہانی ایک نفرت انگیز' گمراہ کن اختراع ہے۔ احمدی مسلمان' جیسا کہ آپ جانتے ہیں' دنیا بھر میں جبر کا شکار ہیں اور اکثر وبیشتر تشدد کا نشانہ بنتے ہیں۔ اس اشاعت نے کئی ملین کو شدید حملوں کے نشانہ پر رکھ دیا ہے۔ یہ ہمارے موکل کے لئے انتہائی توہین آمیز ہے اور اس کا ان کی شہرت پر برا اثر پڑے گا۔

ہم نے اپنے موکل کو مشورہ دیا ہے کہ وہ ہرجانے کے اہل ہیں' تاکہ ان کی شہرت برقرار رہے' اور وہ ہائی کورٹ میں مقدمہ کی سماعت سے نہیں ہچکچائیں گے۔ آپ کو اس بارے میں کسی شک وشبہ میں نہیں رہنا چاہئے کہ: کورٹ کو اتنے اختیارات حاصل نہیں کہ اس طرح کی صحافتی غلطی پر کچھ کرسکے اور اس کو یقینی بنائے کہ ایسا دوبارہ نہ ہو۔ ہم انتہائی پُراعتماد ہیں کہ عدالت اپنے اختیارات کے آخری حد تک استعمال سے قطعاً نہیں ہچکچائے گی۔

مگر ہمارے موکل کی موجودہ ترجیح خبر سے فوری دست برداری اور مکمل طور پر معافی چاہنا ہے۔ اس سلسلہ میں اگر آپ قانونی چارہ جوئی سے بچنا چاہتے ہیں تو آپ کو یہ کرنا ہوگا کہ:

۱:...... روزنامہ جنگ کے اگلے ایڈیشن میں اردو سرورق کے بالائی نصف حصہ میں متفقہ الفاظ میں خبر سے دست برداری اور معذرت نمایاں طور پر ایسی سرخی اور فونٹ میں شائع کریں جو اس صفحہ پر شائع ہونے والی کسی اور خبر سے چھوٹی نہ ہو۔ ہم جلد ہی وہ الفاظ بھجوائیں گے جو ہمارے موکل کو قابل قبول ہوں گے۔

۲:...... یہ ذمہ داری لیں کہ یہ الفاظ یا اس سے ملتے جلتے الزامات جن پر شکایت ہوئی' انہیں نہیں دہرائیں گے۔

۳:...... ہمارے موکل کو جن قانونی اخراجات کی ادائیگی پر مجبور ہونا پڑا' اس کا ہرجانہ ادا کریں۔

اگر ہمیں یہ یقین دہانی نہ ملی کہ آپ سات دن کے اندر اس مطالبہ پر متفق ہوں گے' تو ہم توقع کرتے ہیں کہ ہمیں قانونی چارہ جوئی کی ہدایت ملے گی تاکہ ہم انہیں عدالت میں لائیں۔"

جنگ گروپ کے مالکان' مدیران اور ذمہ داران ابھی اس پر غور وفکر اور اپنے وکلاء سے صلاح ومشورہ میں مصروف تھے کہ دنیا بھر کے مسلمانوں اور جنگ کے قارئین کو اس صورت حال کا علم ہوگیا اور انہوں نے روزنامہ جنگ کے مالکان ومدیران کو اپنے ہزاروں فونوں' فیکس اور ای میل کے ذریعہ اس پر مجبور کیا کہ روزنامہ جنگ اس حقیقت کے اظہار پر کسی قسم کی کوئی کمزوری اور معذرت کا اظہار نہ کرے' پوری مسلمان برادری اس سلسلہ میں ان کے ساتھ ہے۔

یہ معاملہ ابھی تک زیرغور تھا' مشورے جاری تھے اور صورت حال واضح نہیں ہوئی تھی کہ "احمدی ڈاٹ آرگ" ویب سائٹ کے جناب شیخ احمد کریم نے روزنامہ جنگ کے نمائندہ جناب ڈاکٹر جاوید کنول سے رابطہ کرکے مرزا مسرور احمد کے غیض وغضب سے بھرپور خطبہ جمعہ کے حوالہ سے اس خبر کی صداقت اور حقائق کی تصدیق پر ان سے ایک مفصل انٹرویو لیا۔ چنانچہ انہوں نے سوال وجواب پر مشتمل اس انٹرویو کو اپنی ویب سائٹ احمدی ڈاٹ آرگ پر اپ لوڈ کردیا' جو قارئین کی دلچسپی کے لئے یہاں اسی ویب سائٹ کے حوالے سے پیش کیا جارہا ہے:

"تحریک احمدیہ کے پانچویں گدی نشین مرزا مسرور احمد نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۳/مارچ ۲۰۰۶ء میں جنگ اخبار کی ایک خبر کو اپنا مرکزی موضوع بناکر ایک بار پھر ۱۹۷۴ء جیسے حالات پیدا کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔

مسرور احمد صاحب نے اپنے خطبے میں جنگ اخبار کے رپورٹر سے مطالبہ کیا ہے کہ: "یہ خبر جھوٹی ہے اور سراسر جھوٹ ہے" اور میں (مسرور) لعنت اللہ علی الکاذبین کہتا ہوں' اگر تم سچے ہو (یعنی اگر خبر سچی ہے) تو تم یہی الفاظ دہرادو' لیکن کبھی نہیں دہراسکتے۔" (مسرور!)

کیا جنگ اخبار کے رپورٹر سچے ہیں؟ کیا وہ (یہ) الفاظ دہرائیں گے؟ آیئے پڑھتے ہیں ڈاکٹر جاوید کنول صاحب کی گفتگو شیخ احمد کریم صاحب آف احمدی آرگ کے ساتھ۔ اے ایس خان!

☆ کریم شیخ:...... جاوید صاحب! سب سے پہلی بات: کیا آپ جنگ اخبار کے لئے صرف اٹلی کے نمائندہ ہیں یا یورپین یونین کے؟

ڈاکٹر جاوید کنول:...... میں جنگ اخبار‘ جیو نیوز دونوں کا نمائندہ ہوں‘ بیلجیم اور ہالینڈ کے علاوہ تمام یورپین اور سکینڈے نیوین ممالک میں بھی مجھے کوریج کے لئے بھیجا جاتا ہے۔

☆...... ہماری یہ گفتگو آپ سے توہین آمیز خاکوں‘ جماعت احمدیہ اور مرزا مسرور احمد صاحب کے حالیہ خطبہ جمعہ کے حوالے سے ہوگی‘ جو انہوں نے آپ کی خبر کے حوالے سے مورخہ ۳/ مارچ ۲۰۰۶ء کو لندن‘ یو کے میں دیا‘ اور اس میں آپ پر یہ الزام لگایا کہ آپ نے جھوٹی خبر لکھی اور جنگ اخبار نے اس جھوٹ کو چھاپ کر پھیلایا‘ کیا یہ سچ ہے کہ آپ نے یہ جھوٹی خبر اپنے اخبار کو شائع ہونے کے لئے دی؟

ڈاکٹر جاوید کنول:...... سب سے پہلے تو میں کہتا ہوں کہ ”جھوٹے پر خدا کی سو بار لعنت“ اور پھر آتا ہوں آپ کے سوال کی طرف کہ یہ گدی نشین حضرت (مسرور) کن احمقوں کی جنت میں رہتے ہیں؟ آپ ان کا خطبہ غور سے سنیں یا پڑھیں تو ان کا تضاد ان کے بیان سے صاف نظر آتا ہے‘ پورے خطبہ میں جو بات کرتے ہیں‘ اسی کی خود نفی کرتے ہیں‘ ایک طرف کہتے ہیں: میں کسی سے نہیں ملا‘ دوسری طرف کہتے ہیں: میری ریسپشن (استقبالیہ) میں ڈینش وزیر اور اخبار نویس شامل تھے‘ جب میں یہ لکھتا ہوں تو اسے جھوٹ کہتے ہیں‘ جب خود اقرار کر رہے ہیں تو سچ ہے‘ اس سے ان کا اپنا جھوٹ ظاہر ہوتا ہے‘ نہ کہ میرا۔

☆...... کیا واقعی آپ کی ملاقات ڈنمارک کے خفیہ ادارے کے کسی افسر سے ہوئی تھی؟

ڈاکٹر جاوید کنول:...... جی ہاں! ہوئی تھی۔

☆...... کیا آپ اس افسر کا نام بتا سکتے ہیں‘ جس نے آپ کو مطلوبہ معلومات فراہم کیں؟

ڈاکٹر جاوید کنول:...... میں معذرت خواہ ہوں‘ میں نام نہیں بتا سکتا‘ یہ بات ہمارے اصول اور پیشہ کے خلاف ہے۔

☆...... اگر نہیں بتا سکتے تو کیا خبر کی سچائی کے لئے‘ جیسا کہ مرزا مسرور صاحب نے آپ سے اپنے خطبہ جمعہ میں تقاضا کیا ہے‘ کہ اگر یہ سچ ہے تو آپ بھی یہ الفاظ دہرا دیں: ”لعنت اللہ الکاذبین“ کیا آپ دہرائیں گے؟

ڈاکٹر جاوید کنول:...... شیخ صاحب! یہ خبر‘ یہ ملاقات اسی طرح سچ ہے جیسے میری آپ سے بات ہو رہی ہے‘ جھوٹے پر میں اردو میں تو پہلے ہی لعنت بھیج چکا ہوں‘ اب عربی میں ایک نہیں دس بار کہتا ہوں: ”لعنت اللّٰه الكاذبين “۔ شیخ صاحب! اب آپ مجھے بتائیں کہ مسرور صاحب نے کہا کہ: میں نہیں دہرا سکتا‘ دوسرے اگر سچا ہوں گا تو تبھی دہراؤں گا‘ تو میری سچائی تو ظاہر ہو چکی‘ کیونکہ میں نے دس بار دہرا دیا ہے۔

☆...... آپ نے خبر میں لکھا ہے کہ مسرور صاحب کی ملاقات کی ویڈیو ٹیپ ہے اور اس میں اردو‘ انگریزی اور ڈینش زبانوں میں گفتگو ہے‘ کیا آپ وہ ٹیپ اپنی سچائی کے طور پر پیش کر سکتے ہیں؟ جیسا کہ مسرور صاحب نے کہا ہے کہ اگر آپ سچے ہیں تو انہیں بھی دکھا دیں؟

ڈاکٹر جاوید کنول:...... شیخ صاحب! یہاں پر میں تھوڑی سی تصحیح کرنا چاہوں گا کہ کتابت کی غلطی سے ”آڈیو“ کی بجائے ”ویڈیو“ لکھا گیا ہے‘ مجھے آڈیو ٹیپ سنائی گئی تھی‘ نہ کہ ویڈیو۔ رہ گئی پیش کرنے یا مسرور صاحب کو سنانے کی بات‘ تو وہ ٹیپ میرے پاس نہیں ہے اور نہ میری ملکیت ہے‘ مسرور صاحب کو چاہئے کہ عدالت میں چلے جائیں اور عدالت مجھے اپنی خبر کا ذریعہ بتانے کا حکم نامہ جاری کرے تو میں اس آفیسر کا نام عدالت کو بتا دوں گا‘ پھر عدالت اس سے وہ ٹیپ حاصل کر کے خود سن لے گی۔

شیخ صاحب! میں آپ کو ایک بات بتا دیتا ہوں کہ مسرور صاحب خود کو Guilty (قصوروار) محسوس کر رہے ہیں' ورنہ اس قسم کی پیش بندیاں نہ کرتے' میں نے جو ٹیپ میں ان کے خیالات سنے ہیں' وہ کسی بھی مسلمان کے لئے قابل قبول نہیں۔ انہوں نے مرزا غلام احمد صاحب اور اپنے آپ کو اسلام کے نمائندے کے طور پر حکومت ڈنمارک کے سامنے پیش کیا ہے اور جہاد کی جس طرح سے تصویر کشی کی تھی' یہ کارٹون اسی کا نتیجہ ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ مسرور صاحب اگر سچے ہیں' اگر انہوں نے اسلام کے خلاف کوئی بات نہیں کی تو اللہ کو حاضر و ناظر جان کر ڈنمارک کے وزیر برائے امیگریشن کے ساتھ اپنی ملاقات' جس میں انہوں نے اسلام کے عقائد اور جہاد کی جو تصویر پیش کی' (وہ) خود دنیا کو بتا دیں' پھر سچ سب کے سامنے آجائے گا۔

☆ ...... کیا آپ یہ تو نہیں کہنا چاہ رہے کہ مسرور صاحب ''ایک تیر سے دو شکار'' کرنا چاہ رہے ہیں؟ ایک طرف تو وہ اپنے آپ کو اسلام کے نمائندہ کے طور پر پیش کرتے ہیں اور دوسری طرف اپنے بیانات سے خود مسلمان کو بھڑکاتے ہیں کہ وہ احمدیوں پر حملہ آور ہوں؟ اور یہ جہاں مغربی ممالک میں اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کریں' وہاں احمدیوں کے لئے مفادات حاصل کریں اور اپنے آپ کو مظلوم ثابت کریں؟

ڈاکٹر جاوید کنول: ...... شیخ صاحب! آپ نے میرے منہ کی بات چھین لی' مسرور صاحب کے خطبہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنے ایشو کو زندہ رکھنے کے لئے کوئی بھی قدم اٹھا سکتے ہیں' آپ خود دیکھیں کہ احمدی پوری آزادی کے ساتھ پاکستان میں رہ رہے ہیں' احمدیوں کی سب سے زیادہ تعداد پاکستان میں ہے' مسرور صاحب کو مغربی ممالک میں اپنے مادی مفادات کے لئے احمدیوں پر حملے اور مظالم کی ضرورت ہے' جس کی خاطر انہوں نے یہ خطبہ دیا تاکہ مسلمان بھڑک اٹھیں اور ملک میں فرقہ وارانہ فسادات شروع ہو جائیں اور مسرور صاحب جیسے لوگ اپنے مفادات حاصل کرتے ہوئے بے گناہوں کو اپنی ہوس کی بھینٹ چڑھاتے چلے جائیں۔

شیخ صاحب! میرے مسرور صاحب سے ایک' دو سوال ہیں' وہ ان کا کیا جواب دیں گے؟ مجھے یقین ہے کہ وہ جواب نہیں دیں گے' کیونکہ وہ جھوٹے ہیں' اگر رتی بھر بھی سچے ہوں گے تو جواب دیں گے' جیسے میں نے دیئے ہیں۔

سوال: ۱: ...... مسرور صاحب وزیر برائے امیگریشن آف ڈنمارک اور وہاں کے اخبار نویسوں کے ساتھ آپ کی ملاقات نہیں (ہوئی)؟ جو ہوئی ہے (تو) کیا آپ اس کی تفصیل بتانا پسند کریں گے؟

سوال: ۲: ...... مسرور صاحب! کیا آپ نے ڈینش وزیر اور اخبار نویسوں کو یہ نہیں کہا کہ اب جہاد منسوخ ہو چکا ہے؟

سوال: ۳: ...... مسرور صاحب! کیا آپ نے ڈینش وزیر اور ڈینش اخبار نویسوں سے یہ نہیں کہا کہ مسلمانوں اور احمدیوں کے عقائد مختلف ہیں؟ اور احمدی ہی اسلام کے نمائندہ ہیں؟

سوال: ۴: ...... مسرور صاحب! کیا آپ نے جہاد کی ایسی تصویر کشی نہیں کی جس سے مسلمان جنگجو اور دہشت گرد ثابت ہوں؟ کیا آپ کی گفتگو کے نتیجہ میں ڈینش میڈیا کے خیال میں ایسے خاکے نہیں ابھرے جو بعد میں توہین آمیز خاکوں کی شکل میں ڈنمارک کے ایک اخبار نے شائع کئے؟

سوال: ۵: ...... کیا آپ کی جانب سے بطور گدی نشین' خاکوں پر مذمتی یا احتجاجی بیان جاری کیا گیا؟

کیا مسرور صاحب میرے ساتھ یہ الفاظ دہرائیں گے کہ یہ سب جھوٹ ہے' ایسا کچھ نہیں ہوا' اور جھوٹے کے لئے میں کہتا ہوں ''لعنت اللہ الکاذبین''۔ مسرور صاحب! اب آپ اپنے MTA (ٹی وی چینل) پر یہی الفاظ دہرا دیں' اگر یہ نہیں کہا گیا؟

☆......ڈاکٹر جاوید صاحب! آپ کا ہم سے بات کرنے کا شکریہ آپ کا موقف اور سوالات ہم احمدی ڈاٹ آرگ پر لگا دیں گے'

اب مرزا مسرور احمد صاحب کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ اس کا کیا جواب دیتے ہیں۔ اللہ حافظ!

ڈاکٹر جاوید کنول:......شیخ صاحب! آپ کا بھی شکریہ کہ مجھے موقع دیا کہ میں مسرور صاحب کی دروغ گوئی اور اپنی سچائی بیان کرسکوں۔ (شیخ احمد کریم)''

(ویب ماخذ: احمدی ڈاٹ آرگ)

جناب ڈاکٹر جاوید کنول کے اس انٹرویو اور بات چیت کے مطالعہ کے بعد جہاں روزنامہ جنگ لندن کے مالکان اور مدیران کے لئے صورت حال آسان ہوگئی ہے' وہاں جناب ڈاکٹر جاوید کنول صاحب کی خبر کی صداقت بھی دلائل و براہین سے منقح ہو کر سامنے آجاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مرزائی امت کی اسلام دشمنی اور ان کا کذب وافترا' مکروہ چہرہ اور اسلام دشمنی بھی کھل کر سامنے آگئی ہے۔

مرزائی لاکھ جان چھڑائیں' مگر وہ اپنے باوا مرزا غلام احمد قادیانی کی ان عبارتوں کا کیا کریں گے جن میں اس نے آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر حضرت آدم علیہ السلام تک تمام انبیائے کرام علیہم السلام کو بے نقط سنائی ہیں؟

آج اگر وہ ڈنمارک کے بدنام زمانہ آرٹسٹ کے توہین آمیز کارٹون کی غلاظت کو اپنے اوپر سے ہٹانے کی کوشش بھی کریں' لیکن مرزا غلام احمد قادیانی کے منسوخیٔ جہاد' جہاد کو دہشت گردی کا نام دینے' اسلامی شریعت کو منسوخ کرنے' اپنے آپ کو ہی مسلمان باور کرانے اور پوری امت مسلمہ کو کافر قرار دینے کی ہرزا سرائیوں کا کیا جواب دیں گے؟

مرزائیو! آگے بڑھو اور کھل کر میدان میں آؤ' تمہیں کتے کی طرح چھپ کر وار کرنے کی ضرورت نہیں' امت مسلمہ تمہیں اور تمہارے کالے کرتوتوں کو خوب اچھی طرح جانتی ہے' تم سمجھتے ہو کہ تم اپنے آقاؤں کی گود میں اور شیشے کے گھر میں بیٹھ کر امت مسلمہ کے مضبوط قلعے پر سنگ باری کرو گے اور تم بچ جاؤ گے؟ تم آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں توہین وتنقیص کر کے صفائی سے بچ جاؤ گے' ہرگز نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے تمہاری ذلت کا فیصلہ فرمالیا ہے' تم اپنے شکاری کتوں کو چاہے کتنا ہی آگے کرو' مگر ہم جانتے ہیں کہ یہ ڈور کہاں سے ہل رہی ہے' اور ناموس رسالت پر پھینکے جانے والے ہر پتھر کے بارے میں ہم یہ ادراک رکھتے ہیں کہ یہ کہاں سے آرہا ہے۔

بلاشبہ جناب ڈاکٹر جاوید کنول کا یہ تجزیہ سوفی صد صحیح اور درست ہے کہ قادیانی اس سازش سے دوہرا فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں' ایک طرف وہ اپنے آپ کو معصوم بنا کر مسلمانوں کے غیض وغضب سے بچنا چاہتے ہیں' اور دوسری طرف وہ مسلمانوں اور ان کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دہشت گرد باور کرا کر دنیائے کفر کو ان کے مقابلہ میں لانا چاہتے ہیں۔

جبکہ قادیانیت کے لئے اس حکمت عملی کا مفید ترین پہلو یہ ہے کہ اگر مسلمانوں کو ان کی اس غلاظت وشرارت کا علم ہو جائے اور وہ ان کے خلاف کوئی اقدام اٹھائیں تو اس کی بنیاد پر قادیانی اپنے آپ کو مظلوم بنا کر اقوام متحدہ اور انسانی حقوق کی تنظیموں کا دروازہ کھٹکھٹا کر یہودیوں کی طرح اپنے لئے ہولوکاسٹ کا قانون بنوانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

لیکن بحمد اللہ! اب مسلمان تمہاری اور تمہارے آقاؤں کی سازشوں کو بھانپ چکے ہیں وہ تمہیں ہرگز معاف نہیں کریں گے۔

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل

یورپ کی رجعت پسندی وتنگ نظری

مولانا محمد واضح رشید ندوی

آقائے نامدار، محسن انسانیت، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی عزت وشرافت، عفت و پاک دامنی اور انسانیت نوازی کی گواہی قرآن کریم نے ان الفاظ میں دی ہے:

”و رفعنا لک ذکرک، ان شانئک ھو الابتر، انک لعلیٰ خلق عظیم۔“

ایسی مقدس و پاک طینت شخصیت کے خلاف یورپین اخباروں میں شائع ہونے والے اہانت آمیز کارٹونوں سے مغربی تہذیب کی حقیقت واصلیت اور اس میں پایا جانے والا تضاد سامنے آ گیا ہے، جس سے دنیا کو معلوم ہو گیا ہے کہ مغربی تہذیب اخلاقی اور انسانی قدروں سے کس قدر عاری ہے، جب کہ مغربی تہذیب کے علمبردار یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ باہمی عزت واحترام اور عفو ودرگزر کی بنیادوں پر ہی کسی تہذیب و ثقافت کی تشکیل وتعمیر ہوا کرتی ہے۔ تہذیبوں کا اوّلین اور بنیادی اصول یہی عفو ودرگزر اور انسانی تعاون و ہمدردی کے جذبات ہوا کرتے ہیں، ہر وہ تہذیب جس میں یہ اصول، مبادیات اور عناصر موجود نہ ہوں، اسے تہذیب وثقافت کے نام سے ہرگز تعبیر نہیں کیا جا سکتا، اس لئے کہ تہذیب انفرادی آزادی، مطلق العنانی، ظلم وزیادتی اور خود رائی کی سراسر مخالف ہے، اور ہر وہ معاشرہ جس میں انفرادی آزادی، عصبیت قومی اور انانیت وخودمختاری کو بڑھنے اور ترقی کرنے کا موقع ملتا ہو، اس معاشرہ میں حقیقی تہذیبی واخلاقی اقدار کبھی بھی فروغ نہیں پا سکتیں، اسی کے ساتھ ایک ایسے نظام قانون کا پایا جانا بھی ضروری ہے جس میں مختلف طبقوں کے عقائد و خیالات اور دوسروں کے جذبات کا بھرپور خیال رکھا گیا ہو، اس لئے کہ جس معاشرہ میں باہمی تعاون و ہمدردی اور عفو ودرگزر کی روح موجود نہ ہو، وہاں یک قطبی نظام عمل کا قیام کیسے مکمل ہو سکتا ہے؟

ایک ایسا معاشرہ جس میں کسی شخص یا جماعت کو دوسروں کی توہین وہتک عزت کرنے، ان کے عقائد، دینی اقدار اور روایات کا تمسخر کرنے اور ان کے مقدسات کو پامال کرنے کی پوری آزادی دی جاتی ہو، وہاں ایسے نظام عمل کے قیام کا منصوبہ کیونکر پایہ تکمیل کو پہنچ سکتا ہے؟

آج یورپ جس آزادی رائے کا راگ الاپ رہا ہے اور اسے وہ تہذیب وتمدن کا رکن اساسی قرار دیتا ہے، اگر اس سے کسی انسان کی عزت وشرافت پر حرف آتا ہو یا اس سے کسی مخصوص طبقہ کے عقائد اور مذہبی اقدار کی حرمت و تقدس کی پامالی ہوتی ہو، تو خود یہ علمبرداران حریت اس آزادی پر پابندیاں عائد کرنے کا مطالبہ کرنے لگتے ہیں۔

کوئی بھی معاشرہ ایسا نہیں جو اظہار رائے کے حق کو مطلقاً آزادی دیتا ہو، اور اس پر کسی قسم کی اخلاقی یا مذہبی پابندیاں عائد نہ کرتا ہو، پوری دنیا اس اظہار رائے کے حق کو کچھ اصول وضوابط اور حدود وقیود کا پابند بناتی ہے، اس لئے کہ اس کو مطلق آزادی دے دینے کی صورت میں لاقانونیت، طوائف الملوکی اور اخلاقی وفکری انارکی کے عناصر سر ابھارتے ہیں، یا کم از کم اس سے باہمی تعلقات میں کشیدگی اور بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔

محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اہانت آمیز کارٹون شائع کرنے والے ڈنمارک کے اخبار کے خلاف ان مدعیان حریت نے سخت موقف اختیار نہ کرنے یا کم از کم ناپسندیدہ و غیر شائستہ قرار نہ دینے میں اسی فلسفہ حریت و آزادی رائے کا سہارا لیا ہے، اسی لئے اس کارٹونسٹ پر کسی قسم کی نکتہ چینی نہیں کی، ان کی نظر میں ایسا کرنا اظہار رائے کی آزادی میں مداخلت کے مترادف ہے۔

امریکی نائب وزیر خارجہ کے بیان سے بھی اسی کی طرف اشارہ ملتا ہے، جس میں انہوں نے کہا ہے کہ صحافت کو کسی بھی طرح مقید نہیں کیا جا سکتا۔ اسی طرح انہوں نے اہانت آمیز کارٹونوں کے خلاف پوری دنیا میں ہونے والے احتجاجی مظاہروں پر سخت تنقید کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ

احتجاج اور مظاہرے غیر اخلاقی اور ناپسندیدہ ہیں۔

نیز امریکی وزیر خارجہ کونڈو لیزا رائس نے کہا کہ ان کارٹونوں کی اشاعت سے وہ متفق نہیں' لیکن اس کے ساتھ یہ بھی کہا کہ پورے عالم اسلام میں اس کے ردعمل کے طور پر ہونے والے اشتعال انگیز مظاہرے اور احتجاج بھی کسی طرح جائز قرار نہیں دیئے جاسکتے۔ انہوں نے شام اور ایران کو دھمکی دی کہ ان مظاہروں اور احتجاجوں کا انجام اچھا نہیں ہوگا۔ انہوں نے ان دونوں ممالک سے مظاہروں اور احتجاجی جلوسوں پر پابندی لگانے کا مطالبہ کیا اور کہا کہ ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ اس بیان کے فوراً بعد ہی بعض مسلم ممالک خصوصاً پاکستان نے مظاہروں کے خلاف سخت کارروائیاں کیں اور بڑی تعداد میں احتجاج کرنے والوں اور مظاہرین کو گرفتار کیا گیا۔

آزادی رائے کے سلسلہ میں خود یورپ کے رویہ کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ آزادی رائے کا فلسفہ متضاد بنیادوں پر قائم ہے' اس لئے کہ میڈیا اور صحافت کے ذریعہ جس وقت اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنے اور ان کی مقدس ومحترم شخصیات کی توہین کی جاتی ہے تو صحافت کو مطلقاً آزاد چھوڑ دیا جاتا ہے' اور اس پر کسی قسم کی پابندی عائد نہیں کی جاتی' لیکن اگر مسلمان اسی آزادی رائے کے حق کا استعمال کرکے غیر انسانی وجارحانہ حملوں کے خلاف اپنے غم وغصہ کا اظہار کریں تو یورپ کے مدعیان حریت اسے خلاف انسانیت وناپسندیدہ عمل قرار دیتے ہیں' یہ عجیب وغریب تضاد ہے کہ ایک طرف تو اظہار رائے کی مطلقاً آزادی حاصل ہو اور دوسری طرح اس پر پابندی لگائی جائے۔

اس تضاد کی بدترین مثال یہ ہے کہ ڈنمارک کے اخبار ''جے جیلنڈز پوسٹن'' نے جب نبی انسانیت کے اہانت آمیز کارٹون شائع کئے تو یورپ وامریکا نے اس کی اس ذلیل حرکت کو آزادی رائے کا نام دے کر پروانہ جواز عطا کردیا اور ذرہ برابر بھی اس کی مخالفت نہیں کی۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ اس واقعہ کے بعد دیگر یورپین اخباروں نے بھی ان اہانت آمیز کارٹونوں کو دوبارہ شائع کیا اور ان کے خلاف کسی قسم کا کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا' یہ مغرب کا خبث باطنی ہے' ان اہانت آمیز کارٹونوں کے تعلق سے خود یورپ کا آزادی رائے کے سلسلہ میں متضاد رویہ اس کی دوغلی پالیسی کو بے نقاب کرتا ہے۔

بھارتی اخبار ٹائمز آف انڈیا کے ۲۵/فروری ۲۰۰۶ء کے شمارے کے مطابق لندن کے میئر کین لیونگسٹن کو اپنے عہدہ سے صرف اس بنا پر ہٹادیا گیا کہ انہوں نے ایک یہودی صحافی کا ایک نازی فوجی کیمپ کے چوکیدار سے موزانہ کیا' میئر کو عہدہ سے معطل کردینا آزادی اظہار رائے کے سراسر خلاف ہے' لیکن مدعیان حریت نے اس پر کوئی احتجاج نہیں کیا۔

دوسری طرف یہودیوں کے متعلق ایرانی صدر محمود احمدی نژاد کے ایک بیان پر پورے یورپ میں کھلبلی مچ گئی' اس لئے کہ صدر ایران نے ''ہولوکاسٹ'' کے سلسلہ میں اپنے شک وشبہ کا اظہار کیا تھا' کیونکہ یورپ نے ہولوکاسٹ کی تحقیق وتفتیش کرنے پر پابندی عائد کررکھی ہے' یورپ ''ہولوکاسٹ'' کے مسئلہ پر لب کشائی کو سامی دشمنی پر محمول کرتا ہے۔ تازہ خبر ہے کہ آسٹریا کی ایک عدالت نے مشہور برطانوی مورخ ڈیوڈ آرونگ کو صرف اس بنیاد پر قید کرنے کی سزا دی ہے کہ انہوں نے بھی ہولوکاسٹ کی سچائی پر شک کا اظہار کیا ہے۔

آزادی رائے پر پابندیوں کا سلسلہ یہیں ختم نہیں ہوتا' بلکہ یورپ نے تو تعلیم وتربیت کے مراکز پر بھی پابندی عائد کررکھی ہیں' کسی شخص کو مغربی تہذیب وتمدن کی برائیوں پر تنقید کرنے کی آزادی حاصل نہیں۔ افغانستان وعراق میں جاری امریکی ظلم وستم اور ایذارسانیوں' نیز عالم اسلام کے بیشتر ممالک میں یورپ کے دباؤ' مختلف قسم کی پابندیوں کے خلاف بھی کسی کو آواز بلند کرنے کا حق حاصل نہیں' یہ واقعات کوئی نئے نہیں' پوری دنیا ان سے واقف ہے' خود امریکی صدر جارج ڈبلیو بش نے دہشت گردی کے خلاف لڑی جانے والی جنگ کے دوران کہا تھا کہ ان کے منصوبے اور نظریہ سے جو شخص بھی متفق نہیں وہ ان کا دشمن ہے' دنیا کا کوئی بھی صدر یا لیڈر جو ان کی مخالفت کی جرأت کرے گا' اس کے خلاف سخت کارروائیاں کی جائیں گی۔

اس عجیب وغریب تضاد کی تازہ مثال فلسطین کے پارلیمانی انتخابات میں ''حماس'' کی شاندار فتح ہے کہ جب فلسطینیوں نے جمہوری طریقہ پر اپنا حق رائے دہی استعمال کرکے ملک کے پارلیمانی انتخابات میں حماس کو منتخب کیا تو پورا یورپ چراغ پا ہوگیا۔ آزادی رائے کا تقاضا تو یہ تھا کہ امریکا' حکومت کی تشکیل میں تنظیم حماس سے تعاون کرتا اور اس کی ہر ممکن مدد کرتا' کیونکہ حماس کی فتح اس امر کا بین ثبوت ہے کہ فلسطینی عوام نے اس میں آزادی رائے کا حق استعمال کیا ہے' اس کے برخلاف امریکا نے تنظیم حماس کی نہ صرف یہ کہ

امداد بند کرنے اور اس سے تعلقات منقطع کرنے کی دھمکی دی' بلکہ اسے اقتدار سے دور رکھنے کی تدبیریں بھی کر رہا ہے۔

پوری دنیا میں وسیع پیمانے پر آزادی رائے پر پابندیاں لگائی جارہی ہیں اور خود یورپ اور امریکا بھی اس کے مخالف ہیں' حتیٰ کہ بعض ممالک کی عدالتوں کے فیصلے بھی ان بندشوں اور پابندیوں سے آزاد نہیں' ججوں کو امراء و حکام کی خواہشات اور ان کے مفادات کے مطابق فیصلہ کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے' آزادی رائے کے حق کا استعمال کرنے والے صحافیوں اور نامہ نگاروں کو کبھی تو نظر بند کر دیا جاتا ہے اور کبھی انہیں موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا ہے۔

آزادی رائے کے اس فلسفہ کا کھوکھلا پن اس واقعہ سے مزید واضح ہو جاتا ہے کہ جس اخبار نے محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کے توہین آمیز کارٹون شائع کئے ہیں' اسی اخبار نے اس سے قبل بعض ان شخصیات کے کارٹون شائع کرنے سے انکار کر دیا تھا جو ڈنمارک کی اکثریت کے نزدیک مقدس و محترم خیال کی جاتی ہیں' اس انکار کو مطلقاً آزادی رائے کے مخالف نہیں سمجھا گیا' جس کا واضح مطلب یہی ہے کہ یورپ آزادی رائے کا ایک خاص تصور رکھتا ہے' اور اسی مقصد کے خاطر آزادی رائے کے حق کا استعمال کیا جاتا ہے۔

ان اہانت آمیز کارٹونوں کی اشاعت سے حقیقتاً سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی تکلیف نہیں پہنچی' اس سے تو مسلمانوں کی دینی غیرت و حمیت میں اضافہ ہی ہوا ہے' اس لئے کہ ان کارٹونوں کے خلاف پوری دنیا کے مسلمانوں نے زبردست احتجاج کئے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اپنے عشق و محبت' فدائیت و وفاداری اور جاں نثاری و جاں سپاری کا ثبوت پیش کیا ہے۔ دسیوں لوگوں نے تو آپ کی خاطر اپنی جانیں تک نچھاور کر دیں' اور ہزاروں نے اس سعادت و سرخروئی کے حاصل کرنے پر آمادگی کا اظہار کیا' اس ایمانی کاروان میں وہ لوگ بھی نظر آئے جو اس سے قبل آپ کے تئیں اتنے زیادہ مخلصانہ اور سرفروشانہ جذبات نہیں رکھتے تھے' اس واقعہ نے خوابیدہ جذبات کو مہمیز لگائی ہے اور مسلمانوں کے دلوں میں حرارت ایمانی کے اضافہ کا سبب بنا ہے' جو یقیناً لائق ستائش اور قابل قدر ہے۔

ڈنمارک کے اخبار کی اس قبیح اور قابل مذمت حرکت کے خلاف کثرت سے مضامین اور مقالے بھی لکھے جارہے ہیں' جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں کی واقفیت میں اضافہ ہوا ہے اور آپ کی پاکیزہ سیرت و اخلاق کے سمجھنے کا نہایت بیش قیمت موقع فراہم ہوا ہے' اور یہ کہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کتنا عشق و محبت اور کس قدر غیر معمولی عقیدت رکھتے ہیں؟ اور آپ کی خاطر کیا کچھ کر گزرنے پر آمادہ ہو سکتے ہیں؟ اس اخبار نے درحقیقت خود اپنے ملک اور مغربی تہذیب کی بنیادوں پر کاری ضرب لگائی ہے۔

اس واقعہ سے یہ ظاہر ہو گیا ہے کہ مغربی تہذیب کس قدر بے حیثیت اور کھوکھلی ہے' اس میں عفو و درگزر' باہمی تعاون و ہمدردی' الفت و احترام اور دیگر اخلاقی و انسانی قدروں کا نام و نشان تک نہیں' مغربی تہذیب درحقیقت دوسروں پر سب و شتم کرنے' ان کی عزت و آبرو اور مقدسات کو پامال کرنے والی ایک غیر انسانی تہذیب ہے اور یہ بھی دنیا نے جان لیا ہے کہ یورپ کے یہ ارباب حریت کس قدر غیر مہذب' رجعت پسند اور تنگ نظر ہیں۔

☆☆ .... ☆☆

شہید اسلام' شیخ المشائخ' حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''دنیا بھر کا ہر ہندو' ہر یہودی' ہر مسیحی اور ہر دہریہ' قادیانی فرقہ سے دلچسپی رکھتا ہے' اس کے تحفظ کے لئے اپنی طاقت کی چھتری مہیا کرنا ضروری فرض سمجھتا ہے' اور قادیانیوں کی خاطر عالم اسلام کو ڈائنامیٹ سے اڑا دینے کا عزم رکھتا ہے' ایسا کیوں ہے؟ اس لئے کہ ''الکفر ملة واحدة'' کفر کے تمام فرقوں کی باہمی لڑائی انہیں اسلام دشمنی کے مقصد پر جمع ہونے سے نہیں روکتی' تمام طاغوتی طاقتیں' عالم اسلام کے خلاف قادیانی جماعت کی معاون و محافظ ہیں اور قادیانی گروہ ان سارے طاغوتوں کی شطرنج کا مہرہ ہے' جسے اسلام کو زک پہنچانے کے لئے بہ لطائف الحیل حرکت میں لایا جاتا ہے۔'' (بحوالہ ''تحفۂ قادیانیت'' ج:۲)

جھوٹی شہادتوں کی شرعی حیثیت

مولانا ابو عمران عثمانی

جھوٹا میڈیکل سرٹیفکیٹ:

افسوس کہ اب اس جھوٹ میں ہم عام طور پر مبتلا ہیں' یہاں تک کہ جو لوگ حرام و حلال اور جائز و ناجائز اور شریعت پر چلنے کا اہتمام کرتے ہیں' ان میں بھی یہ بات نظر آتی ہے کہ انہوں نے بھی جھوٹ کی بہت سی قسموں کو جھوٹ سے خارج سمجھ رکھا ہے اور یہ سمجھتے ہیں کہ گویا یہ جھوٹ ہی نہیں ہے' حالانکہ جھوٹا کام کر رہے ہیں' غلط بیانی کر رہے ہیں اور اس میں دوہرا جرم ہے: ایک جھوٹ بولنے کا جرم اور دوسرے اس گناہ کو گناہ نہ سمجھنے کا جرم۔

چنانچہ ایک صاحب جو بڑے نیک تھے' نماز روزے کے پابند' بزرگوں سے تعلق رکھنے والے' پاکستان سے باہر قیام تھا' ایک مرتبہ جب پاکستان آئے تو میرے پاس بھی ملاقات کے لئے آ گئے' میں نے ان سے پوچھا کہ آپ واپس کب تشریف لے جا رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں ابھی آٹھ' دس روز اور ٹھہروں گا' میری چھٹیاں تو ختم ہو گئی ہیں' البتہ کل ہی میں نے مزید چھٹی لینے کے لئے ایک میڈیکل سرٹیفکیٹ بھجوا دیا ہے۔

کیا دین نماز' روزے کا نام ہے؟

انہوں نے میڈیکل سرٹیفکیٹ بھجوانے کا ذکر ایسے انداز میں کیا کہ کوئی پریشانی کی بات ہی نہیں' میں نے ان سے پوچھا کہ میڈیکل سرٹیفکیٹ کیسا؟ انہوں نے جواب دیا کہ مزید چھٹی لینے کے لئے بھیج دیا ہے' ویسے اگر چھٹی لیتا تو چھٹی نہ ملتی' اس کے ذریعہ چھٹی مل جائے گی' میں نے پھر سوال کیا کہ آپ نے اس میڈیکل سرٹیفکیٹ میں کیا لکھا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ اس میں یہ لکھا تھا کہ یہ اتنے بیمار ہیں کہ سفر کے لائق نہیں' میں نے کہا کہ کیا دین صرف نماز' روزے کا نام ہے؟ ذکر و شغل کا نام ہے؟ آپ کا بزرگوں سے تعلق ہے' پھر یہ میڈیکل سرٹیفکیٹ کیسا جا رہا ہے؟ چونکہ نیک آدمی تھے' اس لئے انہوں نے صاف صاف کہہ دیا کہ میں نے آج پہلی مرتبہ آپ کے منہ سے یہ بات سنی کہ یہ بھی کوئی غلط کام ہے' میں نے کہا کہ جھوٹ بولنا اور کس کو کہتے ہیں؟ انہوں نے پوچھا کہ مزید چھٹی کس طرح لیں؟ میں نے کہا کہ جتنا چھٹی کا استحقاق ہے اتنی چھٹی لو' مزید چھٹی لینی ضروری ہو تو بغیر تنخواہ کے لے لو' لیکن یہ جھوٹا سرٹیفکیٹ بھیجنے کا جواز تو پیدا نہیں ہوتا۔

آج لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ غلط اور جھوٹا میڈیکل سرٹیفکیٹ بنوانا جھوٹ میں داخل ہی نہیں ہے اور دین صرف ذکر و شغل کا نام رکھ دیا ہے' باقی زندگی کے میدان میں جا کر جھوٹ بول رہا ہو تو اس کا کوئی خیال نہیں۔

جھوٹی سفارش:

ایک اچھے خاصے پڑھے لکھے' نیک اور سمجھدار بزرگ کا میرے پاس سفارشی خط آیا' اس وقت میں جدہ میں تھا' اس خط میں لکھا تھا کہ یہ صاحب جو آپ کے پاس آ رہے ہیں یہ انڈیا کے باشندے ہیں' اب یہ پاکستان جانا چاہتے ہیں' لہٰذا آپ پاکستانی سفارت خانے سے ان کے لئے سفارش کر دیں کہ ان کو ایک پاکستانی پاسپورٹ جاری کر دیا جائے' اس بنیاد پر کہ یہ پاکستانی باشندے ہیں اور ان کا پاسپورٹ یہاں سعودی عرب میں گم ہو گیا ہے اور خود انہوں نے پاکستانی سفارت خانے میں درخواست دے رکھی تھی کہ ان کا پاسپورٹ گم ہو گیا ہے' لہٰذا آپ ان کی سفارش کر دیں۔

اب آپ خود سوچئے کہ وہاں عمرے ہو رہے ہیں' حج بھی ہو رہا ہے' طواف اور سعی بھی ہو رہی ہے اور ساتھ میں یہ جھوٹ اور فریب بھی ہو رہا ہے' گویا کہ یہ دین کا حصہ ہی نہیں ہے' اس کا دین سے کوئی تعلق نہیں ہے' شاید لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ جب قصد اور ارادہ کر کے باقاعدہ جھوٹ کو جھوٹ سمجھ کر بولا جائے تب جھوٹ ہوتا ہے' لیکن ڈاکٹر سے جھوٹا سرٹیفکیٹ بنوا لینا' جھوٹی سفارش لکھوائی' یا جھوٹے مقدمات دائر کر دیئے یہ کوئی جھوٹ نہیں' حالانکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے یعنی زبان سے جو لفظ نکل رہا ہے' وہ تمہارے نامۂ اعمال میں ریکارڈ ہو رہا ہے۔ (سورۃ ق)

بچوں کے ساتھ جھوٹ نہ بولو:

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک خاتون نے ایک بچے کو بلا کر گود میں لینا چاہا، لیکن وہ بچہ قریب نہیں آ رہا تھا، ان خاتون نے بچے کو بہلانے کے لئے کہا کہ بیٹا یہاں آؤ، ہم تمہیں چیز دیں گے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بات سن لی اور آپ نے خاتون سے پوچھا کہ تمہارا واقعی کوئی چیز دینے کا ارادہ ہے یا ویسے ہی اس کو بلانے اور بہلانے کے لئے کہہ رہی ہو؟ اس خاتون نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا واقعی کھجور دینے کا ارادہ ہے، جب وہ میرے پاس آئے گا تو اس کو کھجور دوں گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہارا کھجور دینے کا ارادہ نہ ہوتا بلکہ محض بہلانے کے لئے کہتی کہ میں تمہیں کھجور دوں گی تو تمہارے نامۂ اعمال میں ایک جھوٹ لکھ دیا جاتا۔

اس حدیث سے یہ سبق ملا کہ بچے کے ساتھ بھی جھوٹ نہ بولو اور اس کے ساتھ بھی وعدہ خلافی نہ کرو، ورنہ شروع ہی سے جھوٹ کی بُرائی اس کے دل سے نکل جائے گی۔

مذاق میں جھوٹ بولنا:

ہم لوگ محض مذاق اور تفریح کے لئے زبان سے جھوٹی باتیں نکال دیتے ہیں، حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مذاق میں بھی جھوٹی باتیں زبان سے نکالنے سے منع فرمایا ہے، چنانچہ ایک حدیث میں ارشاد فرمایا: افسوس ہے، اس شخص پر یا سخت الفاظ میں اس کا صحیح ترجمہ یہ کر سکتے ہیں کہ اس شخص کے لئے دردناک عذاب ہے جو محض لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹ بولتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق:

خوش طبعی کی باتیں اور مذاق حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کیا، لیکن کبھی کوئی ایسا مذاق نہیں کیا، جس میں بات غلط یا واقعہ کے خلاف ہو، آپ نے کیسا مذاق کیا؟ حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بڑھیا آئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے لئے دعا کر دیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں پہنچا دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بڑھیا جنت میں نہیں جائے گی، اب وہ بڑھیا رونے لگی کہ یہ تو بڑی خطرناک بات ہوگئی کہ بڑھیا جنت میں نہیں جائے گی، پھر آپؐ نے وضاحت فرمائی کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ جوان ہو کر جائے گی، تو آپؐ نے ایسا لطیف مذاق فرمایا کہ اس میں کوئی بات حقیقت کے خلاف اور جھوٹی نہیں تھی۔ (ترمذی)

مذاق کا ایک انوکھا انداز:

ایک دیہاتی آپؐ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے ایک اونٹنی دے دیجئے، آپؐ نے فرمایا کہ ہم تم کو ایک اونٹنی کا بچہ دیں گے، اس نے کہا: یا رسول اللہ! میں بچے کو لے کر کیا کروں گا؟ مجھے تو سواری کے لئے ضرورت ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ تمہیں جو بھی اونٹ دیا جائے گا وہ کسی اونٹنی کا بچہ ہی ہوگا، یہ آپؐ نے اس سے مذاق فرمایا اور ایسا مذاق جس میں خلاف حقیقت اور غلط بات نہیں کہی، تو مذاق میں بھی زبان کو سنبھال کر استعمال کریں اور زبان سے کوئی لفظ غلط نہ نکل جائے، آج کل ہمارے یہاں بہت سے جھوٹ پھیل گئے ہیں اور خوش گپیوں میں بھی ہم ان کو بطور مذاق بیان کر دیتے ہیں، یہ سب جھوٹ میں داخل ہے۔

جھوٹا کریکٹر سرٹیفکیٹ:

آج کل اس کا عام رواج ہوگیا ہے، اچھے خاصے دین دار اور پڑھے لکھے لوگ بھی اس میں مبتلا ہیں کہ جھوٹے سرٹیفکیٹ حاصل کرتے ہیں یا دوسروں کو جھوٹے سرٹیفکیٹ جاری کرتے ہیں، مثلاً: اگر کسی کو کریکٹر سرٹیفکیٹ کی ضرورت پیش آگئی، اب وہ کسی کے پاس گیا اور اس سے کیریکٹر سرٹیفکیٹ حاصل کرلیا اور جاری کرنے والے نے اس میں یہ لکھ دیا کہ میں ان کو پانچ سال سے جانتا ہوں، یہ بڑے اچھے آدمی ہیں، ان کا اخلاق و کردار بہت اچھا ہے، کسی کے ذہن میں بھی یہ بات نہیں آئی کہ ہم یہ ناجائز کام کر رہے ہیں، بلکہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ نیک کام کر رہے ہیں، اس لئے کہ یہ ضرورت مند تھا، ہم نے اس کی ضرورت پوری کر دی، اس کا کام کر دیا، یہ تو باعث ثواب کام ہے، حالانکہ اگر آپ اس کے کیریکٹر سے واقف نہیں ہیں تو آپ کے لئے ایسا سرٹیفکیٹ جاری کرنا ناجائز ہے، چہ جائیکہ وہ سمجھے کہ میں ایک ثواب کا کام کر رہا ہوں اور کسی ایسے شخص سے کیریکٹر سرٹیفکیٹ حاصل کرنا جو آپ کو نہیں جانتا، یہ بھی ناجائز ہے، گویا کہ سرٹیفکیٹ لینے والا بھی گناہگار ہوگا اور دینے والا بھی گناہ گار ہے۔

کیریکٹر معلوم کرنے کے دو طریقے:

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک شخص نے کسی تیسرے شخص کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ حضرت! وہ تو بڑا اچھا آدمی ہے،

حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ تم جو یہ کہہ رہے ہو کہ فلاں شخص بڑے اچھے اخلاق اور کردار کا آدمی ہے' اچھا یہ بتاؤ کہ کیا کبھی تمہارا اس کے ساتھ لین دین کا معاملہ پیش آیا؟ اس نے جواب دیا کہ نہیں' لین دین کا معاملہ تو کبھی پیش نہیں آیا' پھر آپ نے پوچھا کہ اچھا یہ بتاؤ کہ کیا تم نے کبھی اس کے ساتھ سفر کیا؟ اس نے کہا: نہیں' آپؓ نے فرمایا کہ پھر تمہیں کیا معلوم کہ وہ اخلاق و کردار کے اعتبار سے کیسا آدمی ہے؟ اس لئے کہ اخلاق و کردار کا اندازہ اس وقت ہوتا ہے جب انسان کسی کے ساتھ لین دین کرے اور اس میں وہ کھرا ثابت ہو' تب معلوم ہوتا ہے کہ اس کا کردار اچھا ہے اور اس کے اخلاق معلوم کرنے کا دوسرا راستہ یہ ہے کہ اس کے ساتھ سفر کرے' اس لئے کہ سفر میں انسان اچھی طرح کھل کر سامنے آجاتا ہے' اس کے اخلاق' کردار' حالات' جذبات اور خیالات' یہ ساری چیزیں سفر میں ظاہر ہو جاتی ہیں' لہٰذا اگر تم نے اس کے ساتھ کوئی لین دین کا معاملہ کیا ہوتا یا اس کے ساتھ سفر کیا ہوتا اس وقت تو بے شک یہ کہنا درست ہوتا کہ وہ اچھا آدمی ہے' لیکن اب جب تم نے اس کے ساتھ نہ تو معاملہ کیا' نہ اس کے سفر کیا' تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تم اس کو جانتے ہی نہیں' تو پھر خاموش رہو' نہ بُرا کہو اور نہ اچھا کہو' اور اگر کوئی شخص اس کے بارے میں پوچھے تو تم اس حد تک بتادو جتنا تمہیں معلوم ہے' مثلاً یہ کہہ دو کہ مسجد میں نماز پڑھتے ہوئے تو میں نے دیکھا ہے' باقی آگے کے حالات مجھے معلوم نہیں۔

سرٹیفکیٹ دینا گواہی ہے:

قرآن کریم کا ارشاد ہے:

''مگر جس نے گواہی دی سچی اور ان کو خبر تھی۔'' (سورۂ زخرف)

یہ سرٹیفکیٹ اور تصدیق نامہ شرعاً ایک گواہی ہے اور جو شخص اس سرٹیفکیٹ پر دستخط کر رہا ہے' وہ حقیقت میں گواہی دے رہا ہے' اور اس آیت کی رو سے گواہی دینا اس وقت جائز ہے جب آدمی کو اس بات کا علم ہو اور یقین سے جانتا ہو کہ یہ حقیقت میں ایسا ہے' تب انسان گواہی دے سکتا ہے' اب ہوتا یہ ہے کہ آپ کو اس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں' لیکن آپ نے کریکٹر سرٹیفکیٹ جاری کر دیا' تو یہ جھوٹی گواہی کا گناہ ہوا' اور جھوٹی گواہی اتنی بُری چیز ہے کہ حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو شرک کے ساتھ ملا کر ذکر فرمایا ہے۔

جھوٹی گواہی شرک کے برابر ہے:

حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ٹیک لگائے ہوئے بیٹھے تھے' صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے فرمایا کہ میں تم کو بتاؤں کہ بڑے بڑے گناہ کون کون سے ہیں؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ضرور بتایئے۔ آپؐ نے فرمایا: بڑے گناہ یہ ہیں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا' والدین کی نافرمانی کرنا' اس وقت تک آپؐ ٹیک لگائے ہوئے بیٹھے تھے' پھر آپؐ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا: جھوٹی گواہی دینا' اور اس جملے کو تین مرتبہ دھرایا۔ (صحیح مسلم)

اب آپ اس سے اس کی بُرائی کا اندازہ لگائیں' ایک طرف تو آپؐ نے اس کو شرک کے ساتھ ملا کر ذکر فرمایا' دوسرے یہ کہ تین مرتبہ ان الفاظ کو اس طرح کہ پہلے آپؐ ٹیک لگائے ہوئے بیٹھے تھے پھر اس کے بیان کے وقت سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور خود قرآن کریم نے بھی اس کو شرک کے ساتھ ملا کر ذکر فرمایا ہے۔ سورۂ حج میں ارشاد ہے:

''تم بُت پرستی کی گندگی سے بھی بچو' اور جھوٹی بات سے بچو۔''

اس سے معلوم ہوا کہ جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی کتنی خطرناک چیز ہے۔

جھوٹا سرٹیفکیٹ جاری کرنے والا گناہگار ہوگا:

جھوٹی گواہی دینا جھوٹ بولنے سے بھی زیادہ بُری اور خطرناک ہے' اس لئے کہ اس میں کئی گناہ مل جاتے ہیں' مثلاً ایک جھوٹ بولنے کا گناہ اور دوسرا کسی شخص کو گمراہ کرنے کا گناہ' اس لئے کہ جب آپ نے غلط سرٹیفکیٹ جاری کر کے جھوٹی گواہی دی اور وہ جھوٹا سرٹیفکیٹ جب کسی شخص کے پاس پہنچا تو وہ یہ سمجھے گا کہ یہ آدمی بڑا اچھا ہے اور اچھا سمجھ کر اس کے کوئی معاملہ کرلے گا اور اگر اس معاملہ کے نتیجے میں اس کو کوئی نقصان پہنچے گا تو اس نقصان کی ذمہ داری بھی جھوٹی گواہی دینے والے پر ہوگی' اس لئے یہ جھوٹی گواہی کا گناہ معمولی گناہ نہیں ہے' بلکہ بڑا سخت گناہ ہے۔

عدالت میں جھوٹ:

آج کل تو جھوٹ کا ایسا بازار گرم ہوا کہ کوئی شخص دوسری جگہ جھوٹ بولے نہ بولے' لیکن عدالت میں ضرور جھوٹ بولے گا' بعض لوگوں کو یہاں تک کہتے ہوئے سنا:

''میاں! سچی سچی بات کہہ دو' کوئی عدالت میں تھوڑی کھڑے ہو۔''

مطلب یہ ہے کہ جھوٹ بولنے کی جگہ تو عدالت ہے' وہاں پر جاکر جھوٹ بولنا یہاں

آپس میں جب بات چیت ہو رہی ہے تو سچی سچی بات بتادو' حالانکہ عدالت میں جا کر جھوٹی گواہی دینے کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے شرک کے برابر قرار دیا ہے اور یہ کئی گناہوں کا مجموعہ ہے۔

مدرسہ کی تصدیق گواہی ہے:

لہٰذا جتنے سرٹیفکیٹ معلومات کے بغیر جاری کئے جارہے ہیں اور جاری کرنے والا یہ جانتے ہوئے جاری کررہا ہے کہ میں غلط سرٹیفکیٹ جاری کررہا ہوں' مثلاً کسی کے بیمار ہونے کا سرٹیفکیٹ دے دیا' یا کسی کے پاس ہونے کا سرٹیفکیٹ دے دیا' یا کسی کو کیریکٹر سرٹیفکیٹ دے دیا' یہ سب جھوٹی گواہی میں داخل ہے۔

مدارس والوں کے پاس بہت سے لوگ اپنے مدرسوں کی تصدیق کرانے کے لئے آتے ہیں' تصدیق کا مقصد یہ ہوتا ہے تاکہ لوگوں کو اطمینان ہوجائے کہ واقعتاً یہ مدرسہ قائم ہے اور امداد کا مستحق ہے اور اب ان مدارس کی تصدیق لکھنے کو دل بھی چاہتا ہے' لیکن ہم نے اپنے اکابر علماء کرام کو دیکھا کہ جب بھی ان کے پاس کوئی شخص مدرسہ کی تصدیق لکھوانے کے لئے آتا تھا تو وہ یہ عذر فرماتے ہوئے کہتے کہ یہ ایک گواہی ہے اور جب تک ہمیں مدرسہ کے حالات کا علم نہ ہو' اس وقت تک یہ تصدیق نامہ جاری نہیں کرسکتے' اس لئے کہ یہ جھوٹی گواہی ہوجائے گی' البتہ اگر کسی مدرسے کے بارے میں علم ہوتا تو جتنا علم ہوتا اتنا لکھ دیتے۔

کتاب کی تقریظ لکھنا گواہی ہے:

بہت سے لوگ کتابوں پر تقریظ لکھوانے آجاتے ہیں کہ ہم نے یہ کتاب لکھی ہے' آپ اس پر تقریظ لکھ دیجئے کہ یہ اچھی کتاب ہے اور صحیح کتاب ہے' حالانکہ جب تک انسان اس کو نہ پڑھے' اس کا پورا مطالعہ نہ کرے' اس وقت تک یہ گواہی کیسے دیدے کہ یہ کتاب صحیح ہے یا غلط؟ بہت سے لوگ اس خیال سے تقریظ لکھ دیتے ہیں کہ اس تقریظ سے اس کا فائدہ اور بھلا ہوجائے گا' حالانکہ تقریظ لکھنا ایک گواہی ہے اور اس گواہی میں غلط بیانی کو لوگوں نے خارج کردیا ہے' چنانچہ لوگ کہتے ہیں: صاحب! ہم تو ایک ذرا سا کام لے کر ان کے پاس گئے تھے' اگر ذرا سا قلم ہلادیتے اور ایک سرٹیفکیٹ لکھ دیتے تو ان کا کیا بگڑ جاتا؟ یہ تو بڑے بد اخلاق آدمی ہیں؟ کہ کسی کو سرٹیفکیٹ بھی جاری نہیں کرتے؟

بات دراصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں ایک ایک لفظ کے بارے میں سوال ہوگا' جو لفظ زبان سے نکل رہا ہے' جو لفظ قلم سے لکھا جارہا ہے' سب اللہ تعالیٰ کے یہاں ریکارڈ ہو رہا ہے اور اس کے بارے میں سوال ہوگا کہ فلاں لفظ تم نے جو زبان سے نکالا تھا' وہ کس بنیاد پر نکالا تھا؟ جان بوجھ کر بولا تھا؟ یا بھول کر بولا تھا؟

جھوٹ سے بچئے:

ہمارے معاشرے میں جھوٹ کی جو وبا پھیل گئی ہے' اس میں اچھے خاصے دین دار پڑھے لکھے' نمازی' بزرگوں سے تعلق رکھنے والے وظائف اور تسبیح پڑھنے والے بھی مبتلا ہیں' وہ بھی اس کو ناجائز اور برا نہیں سمجھتے کہ یہ جھوٹا سرٹیفکیٹ جاری ہوجائے گا تو یہ کوئی گناہ ہوگا' حالانکہ حدیث شریف میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب بات کرتا ہے' جھوٹ بولتا ہے۔''

اس میں یہ سب باتیں بھی داخل ہیں اور یہ سب دین کا حصہ ہیں اور ان کو دین سے خارج سمجھنا بدترین گمراہی ہے' اس لئے ان سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔

جھوٹ کی اجازت کے مواقع:

البتہ بعض مواقع ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں اللہ تعالیٰ نے جھوٹ کی بھی اجازت دے دی ہے' لیکن وہ مواقع ایسے ہوتے ہیں' جہاں انسان کو اپنی جان بچانے کے لئے اس کے علاوہ کوئی راستہ نہ ہو' یا کوئی ناقابل برداشت ظلم و تکلیف کا اندیشہ ہو' اس صورت میں شریعت نے جھوٹ بولنے کی اجازت دی ہے۔ البتہ اس میں بھی حکم یہ ہے کہ پہلے اس بات کی کوشش کرو کہ صریح جھوٹ نہ بولنا پڑے' بلکہ کوئی ایسا گول مول لفظ بول دو جس سے وقتی مصیبت ٹل جائے' جس کو شریعت کی اصطلاح میں تعریض اور ''توریہ'' کہا جاتا ہے' جس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی ایسا لفظ بول دیا جائے' جس کے ظاہری طور پر کچھ اور معنی سمجھ میں آرہے ہوں اور حقیقت میں دل کے اندر آپ نے کچھ اور مراد لیا ہو' ایسا گول مول لفظ بول دیا جائے' تاکہ صریح جھوٹ نہ بولنا پڑے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کا جھوٹ سے اجتناب:

ہجرت کے موقع پر جب خلیفۂ اول سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کی طرف جارہے تھے تو اس وقت مکہ والوں نے آپ کو پکڑنے کے لئے چاروں

اپنے کارندے دوڑا رکھے تھے اور یہ اعلان کر رکھا تھا کہ جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑ لائے گا' اس کو سو اونٹ انعام کے طور پر دیئے جائیں گے' اب اس وقت سارے مکہ کے لوگ آپ کی تلاش میں سرگرداں تھے' راستے میں حضرت صدیق اکبرؓ کو جاننے والا ایک شخص مل گیا' وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں جانتا تھا' اس شخص نے حضرت صدیق اکبرؓ سے پوچھا کہ یہ تمہارے ساتھ کون صاحب ہیں؟ اب حضرت صدیق اکبرؓ یہ چاہتے تھے کہ آپ ؐ کے بارے میں کسی کو پتا نہ چلے' اس لئے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ دشمنوں تک آپ ؐ کے بارے میں اطلاع پہنچ جائے۔ اب اگر اس شخص کے جواب میں بات بتاتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جان کو خطرہ ہے اور اگر نہیں بتاتے تو جھوٹ بولنا لازم آتا ہے' اب ایسے موقع پر اللہ تعالیٰ ہی اپنے بندے کی رہنمائی فرماتے ہیں' چنانچہ حضرت صدیق اکبرؓ نے جواب دیا: یہ میرے رہنما ہیں جو مجھے راستہ دکھاتے ہیں' آپ نے ایسا لفظ ادا کیا کہ جس کو سن کر اس شخص کے دل میں یہ خیال آیا کہ جس طرح لوگ عام طور پر سفر کے دوران راستہ بتانے کے لئے کوئی رہنما ساتھ رکھ لیتے ہیں' اس قسم کے رہنما ساتھ جا رہے ہیں' لیکن حضرت صدیق اکبرؓ نے دل میں یہ مراد لیا کہ یہ دین کا راستہ دکھانے والے ہیں' جنت کا راستہ دکھانے والے ہیں' اب دیکھئے کہ اس موقع پر انہوں نے صریح جھوٹ بولنے سے پرہیز فرمایا' بلکہ ایسا لفظ بول دیا جس سے وقتی کام بھی نکل گیا اور جھوٹ بھی نہیں بولنا پڑا۔ (بخاری شریف)

جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ یہ فکر عطا فرما دیتے ہیں کہ زبان سے کوئی کلمہ خلاف واقعہ اور جھوٹ نہ نکلے' پھر اللہ تعالیٰ ان کی اس طرح مدد بھی فرماتے ہیں۔

حضرت گنگوہیؒ اور جھوٹ سے پرہیز:

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہ' جنہوں نے ۱۹۵۷ء کی جنگ آزادی میں انگریزوں کے خلاف جہاد میں بڑا حصہ لیا تھا' آپ کے علاوہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ حضرت مولانا حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ وغیرہ ان سب حضرات نے اس جہاد میں بڑے کارہائے نمایاں انجام دیئے' جو لوگ اس جہاد میں شریک تھے' انگریزوں نے ان کو پکڑنا شروع کیا' چوراہوں پر پھانسی کے تختے لگا دیئے:

جسے دیکھا حاکم وقت نے
کہا یہ بھی صاحب دار ہے

ہر ہر محلے میں مجسٹریٹوں کی معنوی عدالتیں قائم کر دی تھیں' جہاں کہیں کسی پر شبہ ہوا' اس کو مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کیا گیا اور اس نے حکم جاری کر دیا کہ اس کو پھانسی پر چڑھا دو' چنانچہ اس کو پھانسی پر لٹکا دیا گیا' اسی دوران میرٹھ میں حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کے خلاف بھی ایک مقدمہ قائم ہوگیا اور مجسٹریٹ کے یہاں پیشی ہوگئی' جب مجسٹریٹ کے پاس پہنچے تو اس نے پوچھا: تمہارے پاس ہتھیار ہیں؟ (اس لئے کہ اطلاع یہ ملی تھی کہ ان کے پاس بندوقیں ہیں اور حقیقت میں حضرت کے پاس بندوقیں تھیں' لیکن جس وقت مجسٹریٹ نے یہ سوال کیا' اس وقت حضرت کے ہاتھ میں تسبیح تھی) آپ نے وہ تسبیح اس کو دکھاتے ہوئے فرمایا: ہمارا ہتھیار یہ ہے' یہ نہیں فرمایا کہ میرے پاس ہتھیار نہیں ہے' اس لئے کہ جھوٹ ہو جاتا' آپ کا حلیہ بھی ایسا تھا کہ بالکل درویش صفت معلوم ہوتے تھے۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی مدد بھی فرماتے ہیں' ابھی سوال و جواب ہو رہا تھا کہ اتنے میں کوئی دیہاتی وہاں عدالت میں آ گیا' اس نے جب دیکھا کہ حضرت سے اس طرح سوال و جواب ہو رہے ہیں تو اس نے کہا: ارے! اس کو کہاں سے پکڑ لائے' یہ تو ہمارے محلے کا موجن (موذن) ہے' اس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو خلاصی عطا فرمائی۔

حضرت نانوتویؒ اور جھوٹ سے پرہیز:

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کے خلاف گرفتاری کے وارنٹ جاری ہو چکے ہیں' چاروں طرف پولیس تلاش کرتی پھر رہی ہے اور آپ چھتہ کی مسجد میں تشریف فرما ہیں' وہاں پولیس پہنچ گئی' مسجد کے اندر آپ اکیلے تشریف فرما تھے' حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ کا نام سن کر ذہنوں میں یہ تصور آتا تھا کہ آپ بہت بڑے عالم ہیں تو آپ شاندار قسم کے لباس میں' جبہ قبہ میں ہوں گے' لیکن وہاں تو کچھ بھی نہیں تھا' آپ تو ہر وقت ایک معمولی لنگی' ایک معمولی کپڑے کا کرتا پہنے ہوتے تھے' جب پولیس اندر داخل ہوئی تو یہ سمجھی کہ یہ مسجد کا خادم ہے' چنانچہ پولیس نے پوچھا کہ مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی کہاں ہیں؟ آپ فوراً اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے اور ایک قدم پیچھے ہٹ کر کہا کہ: ابھی تھوڑی دیر پہلے تو یہاں تھے' اور اس

کے ذریعہ ان کو یہ تاثر دیا کہ اس وقت یہاں موجود نہیں ہیں' لیکن زبان سے جھوٹا کلمہ نہیں نکالا کہ یہاں نہیں ہیں' چنانچہ پولیس واپس چلی گئی۔

اللہ تعالیٰ کے بندے ایسے وقت میں بھی جب کہ جان پر بنی ہوئی ہو' اس وقت بھی یہ خیال رہتا ہے کہ زبان سے کوئی غلط لفظ نہ نکلے' زبان سے صریح جھوٹ نہ نکلے اور اگر کبھی مشکل وقت آ جائے تو اس وقت بھی ''توریہ'' کر کے اور گول مول بات کر کے کام چل جائے' یہ بہتر ہے۔

بچوں کے دل میں جھوٹ کی نفرت پیدا کریں:

خود بھی جھوٹ سے بچنے کی عادت ڈالیں اور بچوں سے اس طرح بات کریں کہ ان کے دلوں میں بھی جھوٹ کی نفرت اور سچائی کی محبت پیدا ہو' اس لئے بچوں کے سامنے بھی غلط بات' کوئی جھوٹ نہ بولیں۔ اس لئے کہ جب بچہ یہ دیکھتا ہے کہ باپ جھوٹ بول رہا ہے' ماں جھوٹ بول رہی ہے' تو پھر بچے کے دل سے جھوٹ بولنے کی نفرت ختم ہو جاتی ہے اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ یہ جھوٹ بولنا تو روزانہ کا معمول ہے' اس لئے بچپن سے بچوں میں اس بات کی عادت ڈالی جائے کہ زبان سے جو بات نکلے' وہ پتھر کی لکیر ہو' اس میں کوئی غلطی نہ ہو اور نفس الامر کے خلاف کوئی بات نہ ہو۔ دیکھئے نبوت کے بعد سب سے اونچا مقام ''صدیق'' کا مقام ہے' اور ''صدیق'' کے معنی ہیں ''بہت سچا'' جس کے قول میں خلاف واقعہ بات کا شائبہ بھی نہ ہو۔

جھوٹ عمل سے بھی ہوتا ہے:

جھوٹ جس طرح زبان سے ہوتا ہے' اسی طرح عمل سے بھی ہوتا ہے' اس لئے بعض اوقات انسان ایسا عمل کرتا ہے جو در حقیقت جھوٹا عمل ہوتا ہے۔ حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اپنے عمل سے اپنے آپ کو ایسی چیز کا حامل قرار دے جو اس میں نہیں ہے تو وہ جھوٹ کا لباس پہننے والا ہے۔''

اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے آپ کو ایسا ظاہر کرے جیسا کہ حقیقت میں نہیں ہے' یہ بھی گناہ ہے' مثلاً: ایک شخص جو حقیقت میں بہت دولت مند نہیں ہے' لیکن وہ اپنے آپ کو اپنی اداؤں سے' اپنے نشست و برخاست سے' اپنے طریق زندگی سے دولت مند ظاہر کرتا ہے' تو یہ بھی عملی جھوٹ ہے' یا اس کے برعکس ایک اچھا خاصا کھاتا پیتا انسان ہے' لیکن اپنے عمل سے تکلف کر کے اپنے آپ کو ایسا ظاہر کرتا ہے تا کہ لوگ یہ سمجھیں کہ اس کے پاس کچھ نہیں ہے' یہ بہت مفلس ہے' نادار ہے' غریب ہے' حالانکہ حقیقت میں وہ غریب نہیں ہے' اس کو بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عملی جھوٹ قرار دیا' لہٰذا عملی طور پر کوئی ایسا کام کرنا جس سے دوسرے شخص پر غلط تاثر قائم ہو' یہ بھی جھوٹ میں داخل ہے۔

اپنے نام کے ساتھ ''سیّد'' لکھنا:

بہت سے لوگ اپنے ناموں کے ساتھ ایسے الفاظ و القاب لکھتے ہیں جو حقیقت کے مطابق نہیں ہوتے' چونکہ رواج چل پڑا ہے اس لئے بلا تحقیق لکھنا شروع کر دیا' جب کہ حقیقت میں ''سیّد'' نہیں ہیں (حقیقت میں ''سیّد'' وہ ہے جو باپ کی طرف سے نسب کے اعتبار سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں ہو) بعض لوگ ماں کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں سے ہوتے ہیں اور اپنے آپ کو ''سیّد'' لکھنا شروع کر دیتے ہیں' یہ بھی غلط ہے' لہٰذا جب تک ''سیّد'' ہونے کی تحقیق نہ ہو' اس وقت تک ''سیّد'' لکھنا جائز نہیں۔ البتہ تحقیق کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ اگر خاندان میں یہ بات مشہور چلی آ رہی ہے کہ یہ سادات کے خاندان میں ہیں تو پھر ''سیّد'' لکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں' لیکن اگر ''سیّد'' ہونا معلوم نہیں ہے اور نہ اس کی دلیل موجود ہے تو اس میں بھی جھوٹ بولنے کا گناہ ہے۔

لفظ ''پروفیسر'' اور ''مولانا'' لکھنا:

بعض لوگ حقیقت میں پروفیسر نہیں ہیں' لیکن اپنے نام کے ساتھ ''پروفیسر'' لکھنا شروع کر دیتے ہیں۔ ''پروفیسر'' لکھنا تو ایک خاص اصطلاح ہے جو خاص لوگوں کے لئے بولی جاتی ہے' یا جیسے ''عالم'' یا ''مولانا'' کا لفظ اس شخص کے لئے استعمال ہوتا ہے جو درس نظامی کا فارغ التحصیل ہو اور باقاعدہ اس نے کسی سے علم حاصل کیا ہو' اب بہت سے لوگ جنہوں نے باقاعدہ علم حاصل نہیں کیا' لیکن اپنے نام کے ساتھ ''مولانا'' لکھنا شروع کر دیتے ہیں' یہ بھی خلاف حقیقت اور جھوٹ ہے' یہ ساری چیزیں وہ ہیں کہ ان کی طرف ہمارا دھیان نہیں ہے' ان کو ہم لوگ جھوٹ نہیں سمجھتے۔

☆☆..............☆☆

آزادیٔ اظہار کا مفہوم

پروفیسر انوار الحق انصاری

نائن الیون کو امریکا نے مسلم ممالک پر قبضے اور ان کے مادی وسائل و ذرائع ہتھیانے کا ڈرامہ رچایا اور صلیبی جنگ کے آغاز کا اعلان کرتے ہوئے افغانستان اور پھر عراق پر قبضہ کر لیا' پوری طاقت کے استعمال سے دونوں ملکوں کی اینٹ سے اینٹ بجادی' دونوں ملکوں کی تباہی و بربادی اب تاریخ کا حصہ بن چکی ہے۔

اس کے بعد ڈنمارک' ناروے' امریکا اور دیگر یورپی ممالک کے اخبارات میں رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذات اقدس کی اہانت پر مبنی گستاخانہ کارٹون اور خاکے شائع کرنے کی ناپاک جسارت کی ہے۔

مغرب کے بعد روسی اخبارات نے بھی توہین آمیز خاکے شائع کر دیئے' ان خاکوں کی اشاعت نے دنیا بھر کے مسلمانوں کو زندگی اور موت کے دوراہے پر لا کھڑا کیا ہے' ان خاکوں کے خلاف تمام اسلامی ممالک میں شدید ردعمل ظاہر ہوا ہے'

اس پر طرہ یہ کہ امریکی صدر نے مسلمانوں کے جذبات کو مزید ٹھیس پہنچاتے ہوئے کہا کہ:

''اخبارات میں اشاعت پذیر خاکوں کے خلاف دنیا بھر میں مسلمانوں کے احتجاج کو روکنے کے لئے مسلم سربراہان مملکت اپنا کردار ادا کریں تاکہ لوگوں کی جان اور مال کے نقصان سے بچا جا سکے۔ یہ خاکے اخبارات کے سینئر عملے نے طویل مشاورت کے بعد شائع کئے ہیں' اس لئے آزاد پریس میں شائع شدہ مواد کے خلاف احتجاج قابل مذمت ہے اور ہم اسے مسترد کرتے ہیں۔''

امریکی صدر کے اس بیان سے دو باتیں واضح ہوتی ہیں:

۱:...... نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی پر مبنی خاکے باقاعدہ مشاورت اور منصوبے کے تحت شائع کئے گئے ہیں۔

۲:...... اخبارات کا سینئر عملہ اس حقیقت سے آگاہ تھا کہ دنیائے اسلام میں اس کا شدید ردعمل ہوگا اور عین ممکن ہے کہ مسلم' عیسائی تصادم کی شکل اختیار کر جائے۔

لیکن امریکی صدر دہشت گردی کے خاتمے کے لئے صلیبی جنگ شروع کر چکے ہیں۔

دوسری طرف پاکستان کے دورے پر آئے ہوئے سابق امریکی صدر بل کلنٹن نے توہین آمیز خاکوں کی مذمت کرتے ہوئے ان ممالک سے کہا ہے کہ:

''وہ اس کے ذمہ دار عناصر کو سزا دیں۔''

جرمنی کے سفیر ڈاکٹر کنٹر مولاک نے توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کو غلط اقدام قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ:

''یورپی ممالک اور اخبارات کو ذمہ دارانہ رویہ اپنانا چاہئے۔''

افغانستان اور پاکستان کے صدور نے اسلام آباد میں ملاقات کے بعد مشترکہ پریس کانفرنس میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت پر اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا کہ:

''پوری دنیا توہین آمیز مواد شائع کرنے والے افراد کے خلاف کارروائی کرے' آزادی صحافت کے نام پر کسی کو ڈیڑھ ارب مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے کا حق نہیں۔''

بھارت کے دونوں ایوانوں میں نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں خاکوں کی اشاعت کی مذمت کی گئی ہے اور جذبات مجروح ہونے پر مسلمانوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کیا ہے۔

عالم اسلام کے تمام تر احتجاج' امریکی سابق صدر' جرمنی کے سفیر اور بھارت کے دونوں ایوانوں کی مذمت کے باوجود یورپی و مغربی ممالک کی جانب سے خاکوں کی اشاعت پر ہٹ دھرمی کا رویہ برقرار ہے۔

یورپی پارلیمنٹ نے عالم اسلام کے احتجاج کو پریس کی آزادی محدود کرنے کا مطالبہ قرار دے کر مسترد کر دیا ہے اور مسلمانوں کی طرف سے ڈنمارک کی مصنوعات کے بائیکاٹ کے اقدام کی مذمت کی ہے' جو اس بات کی علامت ہے کہ یورپ مسلمانوں کے جذبات کو کوئی حیثیت دینے کے لئے تیار نہیں۔

اظہار رائے کی آزادی ایک الگ چیز ہے اور کسی مسلم مقدس شخصیت یا قرآن کریم وغیرہ کا مضحکہ اڑانا ایک علیحدہ چیز ہے' مذہبی معاملات بہت حساس ہیں اور اس کے اثرات بہت دیرپا ہوتے ہیں' اس لئے اس معاملے پر قلم اٹھاتے ہوئے ہر فرد اور ہر حکومت کو بہت زیادہ محتاط رہنا چاہئے' لہٰذا مذہبی معاملے میں اظہار رائے کی آزادی کی کسی بھی فرد اور حکومت کو اجازت نہیں دی جاسکتی۔

اگر ڈنمارک' ناروے اور دیگر یورپی ممالک بشمول امریکا' آزادی اظہار کے اس اصول پر بضد ہیں' تو پھر وہ بتائیں کہ ان ممالک میں یہودیوں کے خلاف آواز اٹھانے پر پابندی کیوں ہے؟

گزشتہ دنوں لندن کے میئر لیونگسٹن نے ایک یہودی رپورٹر کو ''نازی گارڈ'' کہہ دیا تھا تو اس پر پورے انگلینڈ میں تہلکہ مچ گیا تھا' جس کے نتیجے میں میئر لیونگسٹن کو یہودی برادری کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے پر یہودیوں سے معافی مانگنا پڑی۔ (روزنامہ نوائے وقت ۲۲/فروری ۲۰۰۵ء)

دوسری جانب اسی قسم کے ایک واقعہ میں مشہور زمانہ بی بی سی ریڈیو نے بھی اسرائیل سے باقاعدہ معذرت طلب کی' حالانکہ پہلے اس نے یہودیوں کے اس مطالبے پر جھکنے سے انکار کر دیا تھا۔ (روزنامہ ڈان' ۳۱/مارچ ۲۰۰۵ء)

اگر یورپ اور امریکا میں لوگوں کو اظہار رائے کی آزادی حاصل ہے تو پھر اس کا اطلاق صرف مسلمانوں ہی پر نہیں' بلکہ یہودیوں کے خلاف لکھے جانے پر بھی ہونا چاہئے' لیکن عیسائی دنیا کی حقیقت یہ ہے کہ وہ اسلام' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم سے زبردست کینہ وبغض رکھتی ہے' جو وقتاً فوقتاً ان کی زبان اور قلم سے ابلتا رہتا ہے۔

تف ہے اہل دہر اس آزادیٔ اظہار پر
جو عمل کیچڑ اچھالے سیّد ابرار پر
احتجاج عالم اسلام ہے فطری عمل
شیر نر بپھرے نہ کیوں روباہ کی ہاہاکار پر

عیسائیوں کا بغض وکینہ اسلام سے ڈیڑھ ہزار سال پرانا ہے' انہوں نے مسلمانوں پر تین صلیبی جنگیں مسلط کیں اور ہر ایک میں زبردست شکست کھائی' انہوں نے دیکھا کہ اسلام کسی طرح قابو میں نہیں آرہا تو علمی انداز سے جنگ شروع کردی۔

امام حرم شیخ عبدالرحمٰن السدیس نے توہین آمیز خاکے شائع کرنے والوں کی طرف سے تمام تر معذرت کو مسترد کر دیا ہے' انہوں نے کہا کہ توہین رسالت کے مرتکب ناشر' ایڈیٹر اور کارٹونسٹ کے خلاف مقدمہ چلایا جائے اور انہیں سخت سے سخت سزا دی جائے۔ عالمی برادری تمام تر ایجنسیوں اور تنظیموں کے ساتھ کہاں چلی گئی؟ کیا صرف مسلمانوں کی توہین کے لئے ہی آزادی رائے کی آزادی ہے؟

مضحکہ کافر اڑائیں نبیوں کے سردار کا
کیا یہی مفہوم ہے آزادیٔ اظہار کا

امام حرم نے عالمی برادری پر زور دے کر کہا کہ: ''وہ ایسے قوانین وضع کرے' جن کے تحت نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم اور متبرک مقامات کی توہین جرم اور قابل سزا ہو۔''

امریکا نے ایمل کانسی اور یوسف رمزی کو مجرم قرار دے کر ان کے حوالے کرنے کا مطالبہ کیا اور حکومت پاکستان نے ان کے مطالبے کو تسلیم کرتے ہوئے ان دونوں کو امریکا کے حوالے کر دیا' اسی طرح کارٹونسٹ' اخبار کا ایڈیٹر اور پبلشر مسلمانوں کے مجرم ہیں' انہیں سعودی عرب کے حوالے کیا جائے تاکہ ان پر اسلامی طریقے سے مقدمہ چلایا جائے' یہ مطالبہ انصاف کے عین مطابق ہے' اس لئے اس مطالبہ کو تسلیم کیا جائے:

میرے بازو میرا سر جب تک سلامت ہے اثر
کوئی کیوں انگلی اٹھائے مرے سرکار پر

خاکوں پر وکٹر پرائز کا انعام:

''کوپن ہیگن (مانیٹرنگ ڈیسک)

دنیا بھر کے مسلمانوں ملکوں میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے خلاف بھرپور مظاہروں کے باوجود ڈنمارک میں خاکے شائع کرنے والے اخبار جے لینڈز پوسٹن کے لئے صحافت کے ''وکٹر پرائز'' انعام کا اعلان کیا گیا۔ اخبار کے لئے یہ انعام اظہار رائے کی آزادی کا دفاع کرنے اور خاکے شائع کرنے پر دیا گیا ہے۔ انعام دینے والی کمپنی کے مطابق اخبار نے صحافت کی آزادی کے حوالے سے سب کی آنکھیں کھول دیں اور اخبار کی کارکردگی نے اظہار رائے کی آزادی میں حائل رکاوٹیں منظر عام پر پیش کردیں۔''

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف خاکوں کی اشاعت پر انعام دینا اور یورپ مغرب کا متحد و یک جان ہو جانا اور پھر اس مکروہ حرکت کو آزادی صحافت کے لبادے میں چھپا دینا' یہ اس امر کا ثبوت ہے کہ ان کے دلوں میں کیا فتور ہے؟ اور ان کی بیمار فکر میں کس طرح کی سازشیں پروان چڑھ رہی ہیں؟

مسلمانان عالم کی حساس ترین رگ پر نشتر چلا کر انہوں نے یہ جاننے کی کوشش کی ہے کہ اس پر بھی مسلمان خواب غفلت سے جاگتے ہیں؟ یا بدستور بے نیازی کی چادر تانے سوتے رہتے ہیں؟ الحمدللہ! انہیں اس بات کا جواب مل گیا۔

گستاخ ایڈیٹر اور پبلشر کے قتل پر ایک لاکھ ڈالر کا انعام:

''فیصل آباد (بیورو رپورٹ) سنی تحریک کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ گستاخ ایڈیٹر اور پبلشر کو قتل کرنے والے کو ایک لاکھ ڈالر انعام دیا جائے گا۔''

(روزنامہ اسلام ۱۵/فروری ۲۰۰۶ء)

سر کی قیمت:

پشاور کے ایک بڑے جلسے میں اس بدترین کارٹونسٹ کو واصل جہنم کرنے والے کے لئے ۱۰ لاکھ ڈالر اور ایک نئی گاڑی کا اعلان کیا گیا۔

۵۱ کروڑ روپے کا انعام:

بھارتی ریاست اتر پردیش کے اقلیتوں کی بہبود اور حج کے وزیر یعقوب علی نے ڈنمارک کے گستاخ کارٹونسٹ کے قتل پر ۵۱ کروڑ روپے کے انعام کا اعلان کیا۔ میرٹھ کے فیض عام کالج میں احتجاجی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ڈنمارک کا گستاخ کارٹونسٹ واجب القتل ہے۔

او آئی سی:

اسلامی کانفرنس تنظیم (او آئی سی) نے گستاخ ایڈیٹر کے معافی نامے کو مسترد کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ ڈنمارک کی حکومت اس جرم پر معافی مانگے اور اخبار کے ایڈیٹر پر مجرمانہ اقدام کا مقدمہ دائر کیا جائے۔

پاکستان اور افغانستان کے صدور:

افغانستان کے صدر نے اسلام آباد میں صدر پاکستان سے ملاقات کی' دونوں صدور نے مشترکہ پریس کانفرنس میں یورپی دنیا سے مطالبہ کیا کہ: ''وہ توہین رسالت کے مرتکب افراد کے خلاف کارروائی کرے' آزادی صحافت کے نام پر کسی کو ڈیڑھ ارب مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے کا حق نہیں۔''

☆☆......☆☆

مساجد کے لئے خاص رعایت

جبار کارپٹس

ڈیلرز:
مون لائٹ کارپٹ
نیر کارپٹ
ثمر کارپٹ
وینس کارپٹ
اولمپیا کارپٹ
یونی ٹیک کارپٹ

پتہ:
این آر ایونیو' نزد حیدری پوسٹ آفس بلاک "جی" برکات حیدری' ناظم آباد
فون: 6646888-6647655 فیکس: 0921-21-5671503
E-mail :jabbarcarpet@cyber.net.pk

شان رسالتؐ میں گستاخی اور امت مسلمہ کا موقف

اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز عمل اور سلوک کو پاکیزہ بنایا:

"تمہارا رفیق نہ بھٹکا ہے نہ بہکا ہے۔" (نجم:۲)

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو کو پاکیزگی بخشی:

"وہ اپنی خواہش نفس سے نہیں بولتے' وہ تو ایک وحی ہے جو ان پر نازل ہوتی ہے۔" (نجم:۳)

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو پاکیزہ بنایا:

"نظر نے جو کچھ دیکھا' دل نے اس میں جھوٹ نہ ملایا۔" (نجم:۱۱)

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر کو پاکیزہ بنایا:

"نگاہ نہ چندھیائی' نہ حد سے متجاوز ہوئی۔" (نجم:۱۷)

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کو پاکیزگی بخشی:

"اور بے شک آپ اخلاق کے بڑے مرتبہ پر فائز ہیں۔" (قلم:۴)

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو پاکیزہ بنایا:

"اے نبی! ہم نے تو تم کو دنیا والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔" (انبیاء:۱۰۷)

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو پاکیزہ بنایا:

"اب دنیا میں وہ بہترین گروہ تم ہو جسے انسانوں کی ہدایت و اصلاح کے لئے میدان میں لایا گیا ہے۔" (آل عمران:۱۱۰)

"اور اس طرح ہم نے تم مسلمانوں کو ایک امت وسط بنایا ہے تاکہ تم دنیا کے لوگوں پر گواہ رہو اور رسول تم پر گواہ ہوں گے۔" (البقرہ:۱۴۳)

علامہ ڈاکٹر یوسف القرضاوی

برادران اسلام! زمانہ ماضی میں کسی کے اندر یہ جرأت نہ تھی کہ کسی مسلمان کی عزت کو گزند یا کسی لفظ سے تکلیف پہنچا سکے' اس لئے کہ اس وقت امت مسلمہ واقعی امت مسلمہ تھی' جو اپنی مدافعت پر پوری قدرت رکھتی تھی' دشمن مسلمانوں کے رعب سے ایک ماہ دور کی مسافت سے بھی گھبراتا تھا۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کو جب یہ خبر پہنچی کہ سلطنت روم میں ایک مسلمان قیدی کی اہانت کی گئی ہے تو انہوں نے قیصر روم کو یہ خط لکھا:

"مجھے پتا چلا ہے کہ تمہاری سلطنت میں ایک مسلمان کے ساتھ اہانت آمیز سلوک کیا گیا ہے' جب تمہیں میرا یہ خط مل جائے تو اس کا راستہ چھوڑ دو' ورنہ میں ایک ایسے لشکر سے یلغار کروں گا' جس کا پہلا سرا تمہارے پاس ہوگا اور آخری سرا میرے پاس۔"

اس کے بعد شاہ روم کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہ رہا کہ وہ اس مسلمان قیدی کو رہا کر دے۔

تاریخ اسلام کا مشہور واقعہ ہے کہ ایک رومی نے ایک مسلمان عورت کو طمانچہ مارا' اس وقت وہ خاتون اسلامی سلطنت سے بہت دور سلطنت روم میں تھیں' انہوں نے وہاں سے مدد کے لئے: اے خلیفہ معتصم! مجھے بچاؤ' کی پکار لگائی' اس وقت ان سے کہا گیا کہ معتصم یہاں کہاں ہے؟ لیکن جب خلیفہ معتصم کو ان کا استغاثہ ملا تو کہا کہ: اے میری بہن! میں حاضر ہوں' اور ایک لشکر جرار تیار کیا جسے واقعہ عموریہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔

عربی کے مشہور شاعر ابو تمام نے اس واقعہ کو اپنے قصیدے میں دوام بخشا ہے:

السیف اصدق انباء من الکتب
فی حدہ الحد بین الجد واللعب

ترجمہ: "تلوار کی خبر کتابوں اور نجومیوں کے زائچوں سے زیادہ سچی ہے' جس کی دھار ہنسی اور مذاق دونوں کے درمیان فیصلہ کر دیتی ہے۔"

یہ ہماری تاریخ تھی' لیکن اس وقت ہماری حالت یہ ہے کہ ہمارے اہم مقدسات کا مذاق اڑایا جا رہا ہے' ہماری عزتوں کو پامال کیا جا رہا ہے' امت مسلمہ جس کی تعداد اس

وقت تقریباً سوا ارب ہے اور جو دنیا کی تقریباً ایک چوتھائی آبادی ہے' اس وقت اس کا کوئی وزن نہیں ہے' اسے کوئی خاطر میں نہیں لاتا' اتنا سب کچھ ہونے کے باوجود امت پر سناٹا طاری ہے' ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے کان بند کر لئے گئے ہوں یا قوت سامعہ جواب دے گئی ہو۔

ہر طرف سے تباہیوں نے گھیر لیا' پانی سر سے اونچا ہو گیا' قرآن کریم کا مذاق اڑایا گیا' لیکن امت خاموش رہی' بند کمروں کے اندر قرآن کریم کو روندا گیا' جسے کسی نے نہیں دیکھا اس کا بعد میں انکار بھی کیا گیا' یہاں تک کہ اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا شب و روز کھلے عام رسائل و جرائد میں مذاق اڑایا جا رہا ہے' اسے امت کسی بھی حال میں برداشت نہیں کر سکتی' بلاشبہ یہ ایک ہمالیائی جرم ہے جس کی کوئی نظیر نہیں ملتی' یہ گستاخی انسانی تاریخ کی سب سے عظیم شخصیت جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کی گئی ہے' جن کو اللہ تعالیٰ نے خاتم النبیین بنایا' مکارم اخلاق کی تکمیل کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت فرمائی اور سارے جہاں کے لئے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا' نبوت و رسالت کا سلسلہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی جامع رسالت عطا فرمائی جو رہتی دنیا تک کے لئے ہے اور تمام انسانوں کے لئے عام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''ہم نے کتاب تم پر نازل کر دی
ہے جو ہر چیز کی صاف صاف وضاحت
کرنے والی ہے اور ہدایت و رحمت اور
بشارت ہے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے
سر تسلیم خم کر دیا ہے۔'' (نحل:۸۹)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں جو گستاخی کی گئی ہے وہ بہت بھیانک جرم ہے۔ جرم کی شناعت کا اندازہ اس بات سے کیا جائے گا کہ جرم کس کے ساتھ کیا گیا ہے اور اس نقصان کا دائرہ کیا ہے؟ اس زیادتی کا شکار کوئی ایک خاندان یا قبیلہ نہیں ہوا ہے کہ کسی شیخ قبیلہ کی شان میں گستاخی کی گئی ہو اور اس کا شکار صرف اس کا خاندان ہوا ہو جیسا کہ شاعر کہتا ہے:

فغض الطرف انک من نمیر
فلا کعبا بلغت ولا کلابا

ترجمہ: ''تم شرم سے اپنی نگاہیں جھکاؤ
اس لئے کہ تمہارا انتساب قبیلہ نمیر سے ہے
قبیلہ بنو کعب یا بنو کلاب کو کہاں پہنچ سکتے ہو؟''

یہاں اس زیادتی کا شکار شمال و جنوب سے لے کر مشرق و مغرب تک پوری امت محمد یہ ہے' جس زاویہ نظر سے بھی دیکھا جائے یہ بہت بھیانک جرم ہے' آخر اس جرم کا سبب کیا ہے؟ بہت سارے جرائم کا کوئی نہ کوئی سبب اور محرک ہوتا ہے' لیکن اس جرم کا کوئی سبب نہیں۔

ڈنمارک کے اخبار کے مدیر نے کارٹونسٹوں کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تخیلاتی کارٹون سازی کے لئے مقابلہ کی دعوت دی' بعض کارٹون سازوں نے اس مقابلہ میں شرکت سے گریز کیا' یہ جان کر کہ یہ چیز مسلمانوں کے غم و غصہ کو بھڑکا دے گی' لیکن وہ اخبار برابر لوگوں کو مقابلہ میں شرکت پر اکساتا رہا' یہاں تک کہ کچھ لوگوں نے اس کی آواز پر لبیک کہا' اور اخبار نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں کارٹون شائع کئے' ہر کارٹون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کو حد درجہ بدنما اور مجروح کرتا ہے' وہاں کے ماحول میں اس جرم کا سرے سے نہ کوئی سبب ہے اور نہ محرک' کیونکہ وہاں کے مسلمانوں کے حکومت اور برادران وطن دونوں سے بہتر تعلقات ہیں' پھر کس چیز نے ان کو اس امت کی اہانت پر اکسایا؟ گویا کہ ان کی اس حرکت پر کسی کو غصہ ہی نہیں آئے گا؟

اس جرم کا کوئی وجہ جواز نہیں' لوگ کہتے ہیں کہ یہ اظہار رائے کی آزادی ہے' آخر یہاں کون سی رائے تھی' جس پر مباحثہ کیا جاتا اور دوسری رائے کے لئے دلیلیں پیش کی جاتیں' یہاں تو سرے سے کوئی رائے تھی ہی نہیں' یہ تو کھلم کھلا گالی ہے۔ اس جرم کی شناعت کا اندازہ وہی شخص کر سکتا ہے' جس نے ان تصویروں کو دیکھا ہو' میں یہ سمجھتا تھا کہ یہ کوئی ہلکا معاملہ ہوگا' لیکن جب میں نے ان کارٹونوں کو دیکھا تو اس نے میری آتش غضب کو بھڑکا دیا' میرے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا' دل غم و غصہ سے بھر آیا اور ایسا لگا کہ جیسے میں آپے سے باہر ہو جاؤں گا' اس طرح کے واقعہ پر کوئی بردبار سے بردبار آدمی بھی غصہ ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اسے اظہار رائے کی آزادی کہنا بہت بڑا جھوٹ ہے' کیا اظہار رائے کی آزادی یہ ہے کہ لوگوں کو اور ان کے ماں باپ کو گالی دی جائے؟ اور پھر یہ کہا جائے کہ یہ میری رائے ہے اور مجھے اظہار رائے کی آزادی حاصل ہے۔ نہیں' ہرگز نہیں' اسے اظہار رائے کی آزادی نہیں' بلکہ اسے بے ادبی' بدتمیزی' بداخلاقی' اقدار کی بے حرمتی اور ناروا طرز عمل کہتے ہیں' جسے اخلاق' معاشرتی اقدار' مذاہب عالم اور ہر معقول انسان رد کرتا ہے۔

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 2514972-2531133

ابتدا ہی میں ڈنمارک کے مسلمانوں نے اس اخبار سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ اپنی اس حرکت پر معذرت کرے لیکن اخبار نے معذرت کرنے سے صاف انکار کر دیا اور کہا کہ یہ ہمارا حق ہے اور ہمیں اظہار رائے کی آزادی ہے اس کے علاوہ اسلامی ممالک کے گیارہ عرب سفراء نے ڈنمارک کے وزیراعظم سے ملاقات کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تو اس نے ملاقات کرنے سے صاف انکار کر دیا اور کہا کہ یہ ڈنمارک کے لوگوں اور آزادی رائے کا معاملہ ہے ہمارا اس سے کوئی لینا دینا نہیں اگر اس نے ابتدا ہی میں اس پر لگام ڈالی ہوتی اور کہا ہوتا کہ کسی کی اہانت ہمارا مقصد نہیں اور ہم اس کے لئے معذرت خواہ ہیں اور سفراء سے ملاقات کر لی ہوتی تو شاید معاملہ وہیں کا وہیں ختم ہو جاتا لیکن ان لوگوں نے اپنے اس قابل افسوس موقف پر مسلسل اصرار کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دو ماہ بعد ناروے کے ایک اخبار نے انہی تصویروں کو شائع کیا اور ڈنمارک کے اخبار نے پھر انہی تصویروں کو دوبارہ ماہ جنوری میں شائع کیا جس کی وجہ سے مسلمانوں کی آتش غضب دوبارہ بھڑک اٹھی حالانکہ لوگ اس موضوع کو بھول چکے تھے لیکن ڈنمارک کے اخبار نے اس موضوع کو پھر سے زندہ کر دیا ڈنمارک کے مسلمانوں نے اس معاملہ کو پوری امت مسلمہ کے سامنے پیش کرنے کا ارادہ کیا اس لئے کہ یہ معاملہ صرف تنہا ان کا معاملہ نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم صرف ان کے رسول نہیں اسلام صرف ان کا دین نہیں۔

اس اخبار نے ایک بہت بھیانک جرم اور ایک مذموم روش کی ابتدا کی ہے اس فعل پر وہ گناہگار ہے اور جس نے بھی اس کی پیروی کی ہے وہ سب گناہگار ہیں اس لئے کہ یورپین اخبارات وجرائد (فرانس اٹلی ہالینڈ سوئزرلینڈ جرمنی اسپین بی بی سی لندن) نے اس کے ساتھ اظہار اتحاد و یکجہتی کے لئے ان تصویروں کو بار بار شائع کیا ہے لیکن فرانسیسی جریدہ جس کا مالک ایک مصری تاجر ہے اس کو اس معاملہ کا زیادہ علم نہیں تھا لیکن جب اس کو معلوم ہوا تو اس نے جریدہ کے مدیر کو برخاست کر دیا اسے لگا کہ اس طرح کی چیز کسی بھی طرح قابل قبول نہیں ہو سکتی مجھے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ فرانسیسی وزیر خارجہ نے جریدہ میں جو کچھ نظر ہوا ہے اس پر اپنی معذرت پیش کی ہے لیکن اگر یورپ کے دوسرے ممالک اپنی اس حرکت پر پشیمانی اور برأت کا اظہار نہیں کرتے اور اپنی ہٹ دھری پر قائم رہتے ہیں تو ان کے سلسلہ میں ہمارے موقف میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی۔

قرآن کریم کا مذاق (اس سے قبل قرآن کریم کا مذاق اڑایا جا چکا ہے) اسلامی مقدسات کی بے حرمتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا استہزاء جیسے امور پر امت مسلمہ کا کیا موقف ہونا چاہئے؟

سوا ارب آبادی والی امت مسلمہ کو سب سے پہلے چاہئے کہ اس طرح کے امور کو چیلنج کرے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دین اور قرآن کے لئے غضبناک ہو اور اپنے غم وغصہ اور ناراضگی کا اظہار کرے اور لوگوں کو بتا دے کہ اس طرح کی چیز ہرگز برداشت نہیں کی جائے گی۔ ایسے موقع پر غضبناک ہونا صرف فضیلت کی بات نہیں بلکہ فریضہ ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شان رسالت میں گستاخی کا ایک لفظ نہیں برداشت کر سکتے تھے اور کہتے تھے کہ اے اللہ کے رسولؐ! آپ مجھے اجازت دیجئے کہ میں فلاں شخص کی گردن مار دوں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے محبت ایمان کا جزو پہلے بھی تھا اور آج بھی ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

”لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من نفسہ ومالہ وولدہ والناس اجمعین۔“ (السنن الکبری)

ترجمہ: ”تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کی جان اس کے مال اس کی آل اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔“

”ثلاث من کن فیہ وجد حلاوۃ الایمان ان یکون اللّٰہ و رسولہ احب الیہ مما سواھما۔“ (صحیح بخاری)

ترجمہ: ”تین چیزیں جس شخص کے اندر پائی گئیں تو سمجھ لو کہ وہ ایمان کی حلاوت و چاشنی کو پا گیا وہ یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسولؐ اس کے نزدیک دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہو جائیں۔“

بعض صحابہ کرامؓ جو مکہ کی تپتی ہوئی چٹانوں پر تکلیف سے دوچار کئے جا رہے تھے ان سے مشرکین مکہ نے پوچھا کہ کیا تمہیں پسند ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہاری جگہ ہوں اور تم لوگ مکہ میں اپنے اہل و

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار میٹھادر کراچی
فون: 2545573

عیال کے پاس ہو ان لوگوں نے جواب دیا کہ خدا کی قسم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک جہاں بھی ہے ہمیں یہ بھی پسند نہیں کہ وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پائے مبارک میں کانٹا بھی چبھے‘ یہ سن کر ابوسفیان نے کہا کہ جس طرح محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اصحاب محمد محبت کرتے ہیں‘ میں نے کسی کو کسی سے اس طرح محبت کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

امت مسلمہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی غضبنا کی کا اظہار کرے‘ امام شافعیؒ کے حوالے سے بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ کسی کے غضب کو دعوت دی جائے اور وہ غضبناک نہ ہو تو ایسا شخص گدھا ہے اور ہم اس طرح کی امت نہیں کہ جس پر سوار ہوا جائے‘ بلکہ ہم شیر ہیں‘ جو اپنے کچھار کی حفاظت کی خاطر دھاڑتا ہے اور اپنی عزت پر آنچ نہیں آنے دیتا۔

اس لئے امت محمدیہ کا فریضہ ہے کہ وہ اپنے خدا‘ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنی کتاب کے لئے بھڑک اٹھے‘ اس کے لئے اس طرح کی بے عزتی برداشت کرنا کسی بھی حال میں جائز نہیں اور جو شخص اس طرح کی رسوائی قبول کرنے پر راضی ہو وہ ہم میں سے نہیں۔

”اور عزت تو اللہ اور اس کے رسولؐ اور مومن کے لئے ہے‘ مگر یہ منافق جانتے نہیں ہیں۔“ (منافقون:۸)

ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے غضب کا اظہار کریں اور دنیا کو بتادیں کہ ہمارا غصہ کیا ہوتا ہے؟ عربی شاعر کہتا ہے:

لئن کنت محتاجا الی الحلم
فانی الی الجھل فی بعض الحایین احوج

ترجمہ: ”اگر میں حلم و بردباری کا ضرورت مند رہتا ہوں تو بسا اوقات مجھے نادانی و ہٹ دھرمی کی اس سے کہیں زیادہ ضرورت پڑتی ہے۔“

ولی فرس للحلم بالحلم ملجم
ولی فرس للجھل بالجھل مفرد

ترجمہ: ”میرے پاس ایک حلم و بردباری کا گھوڑا ہے‘ جسے میں نے سنجیدگی و متانت کی لگام پہنا رکھی ہے اور جہل و ہٹ دھرمی کا بھی ایک گھوڑا ہے جو اپنے اس فن میں منفرد ہے۔

فمن رام تقویمی فانی مقوم
ومن رام تعویجی فانی معوج

ترجمہ: ”جو مجھے سیدھا دیکھنا چاہتا ہے‘ میں اس کے لئے پہلے ہی سے سیدھا ہوں اور جو مجھے ٹیڑھا دیکھنا چاہتا ہے تو میں اس کے لئے پہلے ہی سے ٹیڑھا ہوں۔“

وما کنت ارضی الجھل خزنا وصاحبا
ولکننی ارضی بہ حین احرج

ترجمہ: ”نادانی و ہٹ دھرمی کو میں ہنسی خوشی نہیں اپناتا ہوں‘ بلکہ میں اس کو اس وقت اپناتا ہوں‘ جب مجبور کردیا جاتا ہوں۔“

اپنی عزت و حرمت کی پاسداری کے لئے آدمی کا غیرت مند ہونا ضروری ہے‘ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو بُرا کہا ہے جسے غیرت نہ آتی ہو‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”دیوث“ جنت میں داخل نہیں ہوسکتا‘ لوگوں نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! ”دیوث“ کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنی بیوی کے پاس برائی دیکھے اور پھر بھی خاموش رہے‘ یعنی اسے یہ معلوم ہو کہ کوئی آدمی اس کے غائبانہ میں اس کی بیوی سے باتیں کرتا ہے‘ اس کے پاس آتا ہے‘ یہ سب کچھ جاننے کے باوجود وہ اپنے کانوں میں روئی ڈال لے‘ ایسا آدمی بے غیرت ہے‘ اس کی مردانگی مفقود ہوچکی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”ان سعد الغیور وانا اغیر منہ واللہ اغیر منی۔“ (طبرانی)

ترجمہ: ”سعد بہت غیور آدمی ہیں اور میں ان سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے۔“

یہ بے غیرتی ہے کہ امت کی ذلت دین کی پامالی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین برداشت کی جائے اور کوئی اقدام نہ کیا جائے اور نہ ہی غیرت و حمیت اور غضب کا اظہار کیا جائے‘ ہم دیوث (بے غیرت) امتوں میں سے نہیں ہیں‘ بلکہ اگر ہماری عزت و ناموس پر

نوٹ: یہ پیشکش یکم شوال ۱۴۲۷ھ تک کیلئے ہے

علماء کرام کیلئے خصوصی پیشکش

علماء کرام کے اہل خانہ کے لئے ہمارے ہاں سے زیورات کی خریداری پر کسی بھی قسم کی گھڑائی جڑائی نہیں لی جائے گی‘ مزید بصورت واپسی اصل سونے کی قیمت جب چاہیں واپس حاصل کریں

خادم علماء حق: حاجی الیاس حفی عنہ

ائمہ مساجد بھی اس پیشکش سے فائدہ اٹھائیں

سنارا جیولرز

صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر 2 فون: 2545080-2545805

حرف آئے تو ہماری غیرت ہم کو للکارتی ہے' آج کا دن اللہ اور اس کے رسول اور اس کے تمام ہی انبیاء و رسل' آسمانی کتابوں اور مذاہب کے تقدس و حرمت کے لئے غضب کا دن ہے۔

میں یہاں اس سلسلہ میں اسلامی طریقہ اور موقف کی وضاحت کروں گا' اسلام مسلمانوں کو زبان کی حفاظت اور پاکیزگی کی تربیت دیتا ہے' اور کسی کو بھی سب وشتم سے منع کرتا ہے' یہاں تک کہ چیزوں کو بھی گالی دینے سے روکتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"میرے اصحاب کو گالی مت دو۔" (مسلم)

"کوئی کسی کو نہ گالی دے نہ تحقیر کرے۔" (المعجم الکبیر عن ابی جریر:۶۵/۷)

"مردوں کو گالی مت دو' جو زندوں کی تکلیف کا سبب بنے۔" (صحیح ابن حبان)

"بخار کو گالی نہ دو' کیونکہ اس سے بنی آدم کے گناہ دور ہوتے ہیں۔" (سنن بیہقی)

"ہوا کو گالی مت دو' اس لئے کہ وہ مامور ہے۔" (مستدرک)

"زمانہ کو گالی مت دو' اس لئے کہ زمانہ خود اللہ تعالیٰ ہے۔" (صحیح مسلم ۷۶۳/۴)

"مرغ کو گالی مت دو' اس لئے کہ وہ نماز کے لئے بیدار کرتا ہے۔" (صحیح ابن حبان)

ان تمام چیزوں میں خیر کا پہلو ہے' اس لئے اسے گالی دینا جائز نہیں' اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہے:

"یہ لوگ اللہ کے سوا جن کو پکارتے ہیں' انہیں گالیاں مت دو' کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ شرک سے آگے بڑھ کر جہالت کی بنا پر اللہ کو گالیاں دینے لگیں۔" (انعام:۱۰۸)

حدیث شریف تو یہاں تک کہتی ہے:

"شیطان کو گالی مت دو' کیونکہ گالی تم سے اس کے ضرر کو نہ روک سکتی اور نہ ہی اس کی دشمنی سے ذرہ برابر بھی بے نیاز کر سکتی ہے' بلکہ اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگو۔" (فیض القدیر)

اور یہ دعا سکھایا گیا ہے کہ: "اور دعا کرو کہ پروردگارا! میں شیطان کی اکساہٹوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔" (مومنون:۹۷)

یہی اسلامی طریقہ ہے جو انسانوں کو گالی دینے سے روکتا ہے' چہ جائیکہ انبیاء و رسل کو گالی دی جائے' اور انبیاء تو وہ ذات گرامی ہیں جن کی عزت سے چھیڑ چھاڑ کی کسی کو بھی اجازت نہیں ہے اور ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے تمام انبیاء' حضرت ابراہیم' حضرت عیسیٰ' حضرت موسیٰ' حضرت یعقوب علیہم الصلوٰۃ والسلام کسی کی بھی اہانت کی اجازت نہیں دیں گے۔

☆☆..................☆☆

HB®
TRUSTABLE MARK
Hameed® BROS JEWELLERS
3, Mohan Tarrace Sharhah-e-iraq Saddar Karachi. Code: 74400
Phone : 5675454, 5215551 Fax : (092-21) -5671503

REGD. NO. SS-160

نعت رسول مقبول ﷺ

بحضور خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مولانا مفتی کفیل الرحمٰن نشاطؔ دامت برکاتہم

حبیبِ یزداں شفیع اعظمؐ درود ان پر سلام ان پر
نبی رحمت رسولِ اکرم درود ان پر سلام ان پر

وہ جن کی آمد ورودِ برکت، وہ جن کی بعثت سراج امت
پیام جن کا محیطِ عالمؐ درود ان پر سلام ان پر

وہ جن کو رب نے عروج بخشا، کلاہِ معراج کے وہ حامل
وہ صاحبِ رفعتِ مجسمؐ درود ان پر سلام ان پر

وہ تذکرہ جن کا جزوِ ایماں، وہ ذکر جن کا سکوں کا عنوان
جراحتوں پر شفا کا مرہمؐ درود ان پر سلام ان پر

وہ جن کے اخلاق کے علو پر کلامِ پروردگار شاہد
وہ رحمتوں شفقتوں کا سنگمؐ درود ان پر سلام ان پر

وہ زینتِ عظمتِ امامت، وہ خاتمِ منصب رسالت
وہ نازش و فخر ابن آدمؐ درود ان پر سلام ان پر

وہ عاصیوں پر سحاب شفقت، شفیع امت کفیل جنت
وہ حشر کے دن نشاطؔ پیہمؐ درود ان پر سلام ان پر